ماہنامہ

(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لیے)

# انصاراللہ

ستمبر 2013ء　شوال 1434ھ　تبوک 1392ہش

اس شمارہ میں


- حصول تقویٰ کی راہیں
- دعا ایک آسمانی حربہ
- وہ بلا کا خطیب ہوتا ہے
- ایمان واخلاص کے پھل
- استغفار اور تسبیح کے فوائد
- خلافت سے محبت کے سلسلے
- وطن عزیز سے محبت کرنے والی جماعت
- نسل انساں میں دیکھی نہیں وفا جو تجھ میں ہے


## حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کا ذکرِ خیر

# حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب

’’۲۰؍اکتوبر ۱۸۹۹ءکوخواب میں مجھے یہ دکھایا گیا کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے اوراس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے۔ وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے‘‘۔ (تذکرہ ایڈیشن چہارم 2004ء ص284)

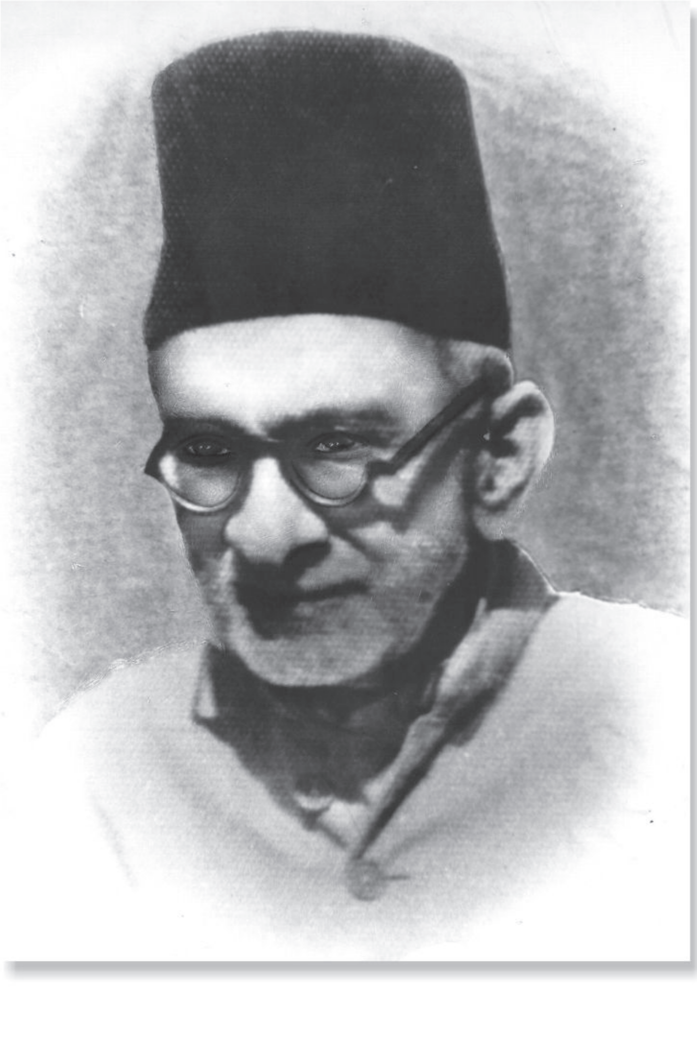

ولادت:1890 بیعت:1906 وفات:1973

ماہنامہ انصار اللہ

صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

تبوک 1392ھش /ستمبر 2013ء / جلد 54 / شمارہ 09

ایڈیٹر: احمد طاہر مرزا

# فہرست


| | | | |
|---|---|---|---|
| آسمانی خلافت سے محبت کے سلسلے (اداریہ) | 4 | وہ بلا کا خطیب ہوتا ہے (منظوم کلام) | 17 |
| تقویٰ کی باریک راہیں (درس القرآن) | 6 | حب الوطنی اور جماعت احمدیہ | 18 |
| ایمان و اخلاص کے پھل (درس الحدیث) | 7 | قدرت کا حسین تحفہ ہے تیری مدح سرائی (نعت) | 25 |
| استغفار اور تسبیح کے فوائد (امام الکلام) | 8 | حیاتِ عزیز: حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد | 26 |
| ورثنا المجد من ذی المجد حقا (عربی کلام) | 9 | پانی سے زندگی ہے | 37 |
| نسلِ انساں میں دیکھی نہیں وفا...... (منظوم کلام) | 10 | اخبار مجالس | 39 |
| حصولِ تقویٰ کے ذرائع | 11 | خطبہ جمعہ کے اوقات | 42 |
| دعا ایک آسمانی حربہ ہے | 14 | ◆◆◆◆◆ | |


**جماعت احمدیہ برطانیہ کا 47واں جلسہ سالانہ منعقدہ**

**31/30 اگست و یکم ستمبر 2013ء مبارک صد مبارک ہو**

نائبین: رياض محمود باجوہ ○ نوید مبشر شاہد

فون نمبر 047-6212982 فیکس 047-6214631 موبائل نمبر مینیجر (0336-7700250)

ویب: ansarullahpk.org قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org

ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com: magazine@ansarullahpk.org

پبلشر: عبدالمنان کوثر پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کمپوزنگ و ڈیزائننگ: فرحان احمد ذکاء، زین العابدین قمر

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ) مطبع: ضیاء الاسلام پریس چناب نگر (ربوہ)

شرح چندہ پاکستان سالانہ 200 روپے۔ قیمت فی پرچہ: 20 روپے

# آسمانی خلافت سے محبت کے لامتناہی سلسلے

اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے ہم میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا سلسلہ قائم فرمایا جو دائمی ہے۔ساری دنیا میں اہل ایمان کی خلافت سے محبت کے نظارے ہم ہر مرکزی جلسہ میں دیکھتے ہیں اور جس کا اظہار بھی ہم کرتے اور سنتے ہیں۔ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ دنوں جلسہ جرمنی 2013ء کے موقع پر محبت کے ان نظاروں کا ذکر خطبہ جمعہ میں فرمایا جس کی بعض جھلکیاں پیش ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک شعر ہے کہ:

**کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس　　　وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار**

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا شکرادا کرنا ممکن نہیں۔......گزشتہ دنوں جلسہ سالانہ جرمنی ہوا اور مَیں نے وہاں شمولیت کی وہاں جلسہ کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ایسے نظارے دیکھے کہ اس بات پر یقین مزید پختہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کئے گئے وعدے ہر روز نئی شان سے پورے فرماتا ہے۔

......خلافت اور جماعت کا جو تعلق ہے یہ غیروں کو بھی بہت زیادہ نظر آتا ہے۔ایک مہمان لکھتے ہیں کہ احمدی اپنے خلیفہ سے جو محبت کرتے ہیں اُس کی مثال دنیا کے تعلقات میں نہیں ملتی۔احمدیوں کا اپنے خلیفہ کا قریب سے دیدار ایک ناقابلِ فراموش (بات) ہے اور اسی طرح خلافت کا جماعت سے اور جماعت کا خلافت سے جو یہ تعلق ہے، یہ غیر بھی اب محسوس کر رہے ہیں۔اور بہت سارے مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا۔

**خلیفۃ المسیح کی محبت کا باب تو سب کیلئے مستقل کھلا ہے:**

''......حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہٗ) نے جب (بیت) فضل کی بنیاد رکھی تو میرا خیال ہے کہ شروع میں انہوں نے ایک وقت جب دورہ کیا تھا تو اٹلی بھی گئے تھے۔وہاں پوپ سے رابطے کی کوشش کی گئی اور جب رابطہ کیا تو پوپ نے جواب دیا کہ میرا جو محل ہے وہ ابھی زیرِ تعمیر ہے، مرمتیں ہو رہی ہیں اس لئے ملاقات مشکل ہے۔اخباری نمائندے، پریس والے وہاں آئے ہوئے تھے، انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے پوچھا کہ آپ پوپ سے ملیں گے؟ انہوں نے کہا ہاں، مَیں نے ملنے کی خواہش کی تھی اور یہ اُس کا جواب ہے۔اخباری نمائندوں نے اسی طرح اپنے اخبار میں خبر لگا دی کہ پوپ نے امام جماعت احمدیہ کو یہ جواب دیا ہے کہ میرا محل زیرِ تعمیر ہے اس لئے ملاقات مشکل ہے اور نیچے لکھ دیا کہ امید ہے احمدی خلیفہ سے ملنے سے بچنے کیلئے اُن کا محل کبھی تعمیر ہی نہیں ہوگا۔تو بہرحال ہمارا جو کام ہے ہم نے کئے جانا ہے۔''

**اور پھر نائیجر کے دوست کو برکات خلافت کا مسئلہ جلد سمجھ آ گیا:**

''نائیجر کے ایک اور دوست ہیں، یہ بھی (مومن) تھے۔کہتے ہیں: مَیں ہمیشہ سوچا کرتا تھا کہ اگر کوئی نبی زندہ رہنے والا ہے تو

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہنے چاہئیں، نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام۔یہاں بیلجیم آ کے احمدیوں سے رابطہ ہوا تو میرا یہ مسئلہ حل ہو گیا۔اور پھر اس کے بعد میں نے اپنے دوستوں سے ذکر کیا، انہوں نے بھی کہا کہ جماعت تو سچی لگتی ہے۔پھر مجھے خلافت اور اُس کی برکات کا مسئلہ جلد ہی سمجھ آ گیا۔میں اس جماعت کو پا کر جس کا ایک امام اور ایک خلیفہ ہے بہت خوش ہوا۔کیونکہ (دینِ حق) نے تب تک ہی ترقی کی جب تک ان میں خلافت رہی۔کہتے ہیں مجھے اس جماعت میں جو سب سے اچھی بات لگی وہ یہ ہے کہ جماعت ہمیشہ جو بات پیش کرتی ہے اُس بات کی تائید میں ہمیشہ قرآن اور حدیث کا حوالہ دیتی ہے۔پہلے بیعت نہیں کی تھی، آخری دن پھر انہوں نے بھی بیعت کر لی۔"

**بوسنیا کے احمدی کو خلیفہ وقت کی تقریریں سن کر حیرت انگیز تبدیلی محسوس ہوئی:**

"بوسنیا کے ایک احمدی کہنے لگے کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے وہ ہر قسم کے گناہ اور بدکاری میں گرفتار تھے۔لیکن یہاں جلسہ میں آ کر انہیں دلی اطمینان ہوا ہے اور اب وہ ایک پاک زندگی (دینی) تعلیمات کے مطابق گزارنا چاہتے ہیں۔جلسہ کا یہ ماحول دیکھ کر اور خصوصاً خلیفہ وقت کی تقریریں وغیرہ سن کر، نمازیں پڑھ کر یہاں اُنہیں ایک عجیب حیرت انگیز تبدیلی محسوس ہوئی ہے۔تو بڑے درد سے انہوں نے دعا کے لئے بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیک رستوں پر قائم رکھے۔"

**ترک نوجوان کو کسی غیبی طاقت نے بیعت میں شامل کر دیا:**

"ایک ترک نوجوان نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی ہیمبرگ سے روانگی سے پہلے انہوں نے کہا کہ وہ ابھی بیعت نہیں کریں گے کیونکہ اُن کے ساتھ کچھ گھریلو مسائل ہیں۔جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے بعد تیسرے دن صبح تک وہ بیعت کے لئے پوری طرح تیار نہ تھے لیکن بیعت پروگرام سے پہلے وہ اُس میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔بیعت کے وقت اور بعد میں بھی یہ حالت تھی کہ وہ روتے ہی جا رہے تھے اور اُن سے بات کرنی مشکل تھی۔وہ کہتے تھے کہ بیعت کا نظارہ دیکھ کر اُن سے رہا نہیں گیا اور کسی غیبی طاقت نے اُنہیں بیعت میں شامل کیا۔"

**نائیجر کے ایک باشندے کی خلیفۃ المسیح کو دیکھنے کی تڑپ:**

"اسی طرح نائیجر کے ایک باشندے کہتے ہیں کہ میں نے جلسہ میں آنے سے پہلے بیعت کرنے کا سوچا بھی نہیں تھا لیکن یہاں آ کر میں نے دیکھا کہ لوگوں میں اپنے خلیفہ کو دیکھنے کے لئے کتنی تڑپ ہے اور لوگوں کے دلوں میں اپنے خلیفہ کے لئے کتنی محبت ہے؟ تو اس بات نے میرے دل پر گہرا اثر ڈالا اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو جاؤں گا۔"

فی الحقیقت دلوں کو پھیرنے اور انکی روحانی اور قلبی تسکین کے سامان پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔خلافت کے نام پر کوئی دنیوی تنظیم ایسا کر ہی نہیں سکتی۔اس لئے کہ قدیم سے سنت الٰہیہ کے مطابق ہر نبوت کے بعد خلافت کا سلسلہ اللہ تعالیٰ قائم فرماتا ہے اور وہی مومنوں کے دلوں میں خلافت کی لامتناہی آسمانی محبت کے سلسلے قائم کرتا ہے۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ 5 جولائی 2013ء بمقام بیت الفتوح۔لندن از الفضل انٹرنیشنل 26/ جولائی تا یکم اگست 2013ء)

درس القرآن

# تقویٰ کی باریک راہیں

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّ الَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ.●

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس معیارِ تقویٰ کو ہم میں پیدا کرنے کے لئے بارہا مختلف رنگ میں ہمیں نصائح فرمائی ہیں۔ آپ اپنے ایک خطاب میں فرماتے ہیں کہ

''اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّ الَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ۔''●

پس جب جماعت کے افراد کو بار بار اس بات کی نصیحت کی جاتی ہے تو یہ اس وجہ سے ہے کہ زمانے کے مامور کی بیعت میں آ کر جب ہم یہ دعویٰ اور اعلان کرتے ہیں کہ ہم وہ لوگ ہیں جن سے اس بیعت کی وجہ سے خدا راضی ہوا ہے یا ہم نے اس لئے بیعت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کریں، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کریں۔ اگر اس پر عمل نہیں تو یہ دعویٰ محض دعویٰ ہوگا۔ اگر ہمارے قدم تقویٰ کی طرف نہیں بڑھ رہے تو یہ صرف دعویٰ ہے۔

یہ آیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے یہ تقویٰ کی وضاحت بھی کرتی ہے کہ تقویٰ اُن لوگوں کا ہے جو محسنوں میں سے ہیں اور محسن کے معنی ہیں کہ جو دوسروں سے اچھائی کا سلوک کرتے ہیں۔ جو اُن کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھتے ہیں۔ جو علم رکھنے والے ہیں اور یہ علم اُنہیں تقویٰ کی راہوں پر چلانے والا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی بھی خوبصورتی دیکھیں۔ پہلے زُہد کی طرف توجہ دلائی کہ اپنی خواہشات کو خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع کرو۔ پھر تقویٰ اختیار کرنے کا فرماتے ہوئے اللہ کے کلام سے وہ مثال پیش فرمائی جس میں یہ تلقین ہے کہ اپنے جذبات کو دوسروں کے جذبات کے لئے قربان کر کے اُنہیں فیض پہنچاؤ۔ تو متقی بن کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والے بن جاؤ گے۔......پس حقوق العباد کے لئے ہر قسم کے بغضوں اور کینوں سے اپنے آپ کو نکالنا ہوگا۔ یا ہر قسم کے بغض اور کینے اپنے دلوں سے نکالنے ہوں گے۔ اپنے دلوں کو آئینے کی طرح صاف کرنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہر قسم کے شرکوں سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہوگا۔ دنیا کا خوف یا دنیاداروں کا خوف، یا دنیاداری کی طرف رجحان، جس سے انسان خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے، جس سے اُس کی عبادت کے معیار میں کمی آتی ہے، ان سب سے بچو گے تو تبھی بیعت کے حقدار کہلاؤ گے۔ اور یہ بجز تقویٰ کے ممکن نہیں۔''●

●● (النحل:129)۔''● (ملفوظات جلد 1 صفحہ 7۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

●(خطبہ جمعہ 28؍ جون 2013ء بمقام جلسہ گاہ۔ کالسروئے، جرمنی)

درس الحدیث

# اِیمان و اِخلاص کے پھل

[redacted]

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فَقَالَ بَخْ بَخْ أَبُوهُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي، وَيُرَى أَنِّي مَجْنُونٌ وَمَا بِي مِنْ جُنُونٍ مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ .[1]

”حضرت محمدؒ ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابوھریرہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ تو وہ کیسر میں رنگے ہوئے کتان کے دو منقش کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے اس کپڑے سے ناک صاف کی۔ اور کہنے لگے واہ واہ ابو ہریرہ کتان سے ناک صاف کرتا ہے! حالانکہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا۔ آنے والے آکر ٹانگ میری گردن پر رکھ دیتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ دیوانہ ہو گیا ہوں حالانکہ مجھے جنون نہ تھا صرف بھوک کی وجہ سے یہ حال ہوتا تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

”حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک دفعہ کسریٰ شاہ ایران کا رومال اپنی جیب میں سے نکالا اور اس سے اپنی تھوک پونچھ لی۔ پھر کہنے لگے بَخ بَخ ابوھریرہ واہ واہ ابو ہریرہ کبھی تجھے جوتیاں پڑا کرتی تھیں اور آج تو کسریٰ کے رومال میں تھوک رہا ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔ آپ نے یہ کیا بات کہی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے رسول کریم ﷺ کی باتیں سننے کا اس قدر اشتیاق تھا کہ مَیں مسجد سے اُٹھ کر کبھی باہر نہ جاتا کہ ممکن ہے رسول کریم ﷺ تشریف لے آئیں اور آپ میرے بعد کوئی ایسی بات کہہ جائیں جسے میں نہ سن سکوں اور چونکہ میں اسی شوق میں ہر وقت مسجد میں پڑا رہتا تھا اس لئے کئی کئی دن کے فاقے ہو جاتے اور شدتِ ضعف کی وجہ سے مجھ پر غشی طاری ہو جاتی لوگ یہ سمجھتے کہ مجھے مرگی پڑی ہوئی ہے اور چونکہ عرب میں یہ دستور تھا کہ وہ مرگی والے کو جُوتیاں مارا کرتے تھے اس لئے جب میں بے ہوش ہو جاتا تو لوگ میرے سر پر جُوتیاں مارنی شروع کر دیتے حالانکہ اس وقت بھوک کی شدت کی وجہ سے مجھے غشی ہوتی تھی اور کمزوری کے مارے میری آواز بھی نہیں نکل سکتی تھی۔“[2]

---

[1] (بخاری کتاب الاعتصام باب ماذکر النبی ﷺ (الخ)۔حدیث نمبر: 7324)

[2] (اگر تم تحریک جدید کے مطالبات پر عمل کرو گے تو ......از انوارالعلوم جلد 15 صہ 163-164)

امام الکلام

# استغفار اور تسبیح کے فوائد

## نری باتیں کام نہ آئیں گی۔پس چاہئے کہ انسان پہلے اپنے آپ کو دکھ پہنچائے تا خدا تعالیٰ کو راضی کرے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''انسان سمجھتا ہے کہ نرا زبان سے کلمہ پڑھ لینا ہی کافی ہے یا نرا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہہ دینا ہی کافی ہے۔مگر یاد رکھو زبانی لاف وگزاف کافی نہیں ہے۔خواہ انسان زبان سے ہزار مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہے یا سو مرتبہ تسبیح پڑھے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ خدا نے انسان کو انسان بنایا ہے،طوطا نہیں بنایا۔یہ طوطے کا کام ہے کہ وہ زبان سے تکرار کرتا رہے اور سمجھے خاک بھی نہیں۔انسان کا کام تو یہ ہے کہ جو کچھ منہ سے کہتا ہے اس کو سوچ کر کہے اور پھر اس کے موافق عملدرآمد بھی کرے۔لیکن اگر طوطے کی طرح بولتا جاتا ہے تو یاد رکھو زبان سے کوئی برکت نہیں ہے۔جب تک دل سے اس کے ساتھ نہ ہو اور اس کے موافق اعمال نہ ہوں وہ نری باتیں سمجھی جائیں گی جن میں کوئی خوبی اور برکت نہیں کیونکہ وہ نرا قول ہے خواہ قرآن شریف اور استغفار ہی کیوں نہ پڑھتا ہو۔خدا تعالیٰ اعمال چاہتا ہے۔اس لیے بار بار یہی حکم دیا ہے کہ اعمالِ صالحہ کرو۔جب تک یہ نہ ہو خدا کے نزدیک نہیں جا سکتے۔بعض نادان کہتے ہیں کہ آج ہم نے دن بھر میں قرآن ختم کر لیا ہے۔لیکن کوئی ان سے پوچھے کہ اس سے کیا فائدہ ہوا؟نری زبان سے تم نے کام لیا مگر باقی اعضاء کو بالکل چھوڑ دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام اعضاء اس لیے بنائے ہیں کہ ان سے کام لیا جاوے۔یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بعض لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے کیونکہ ان کی تلاوت نرا قول ہی قول ہوتا ہے اور اس پر عمل نہیں ہوتا۔''[1]

پھر فرمایا:

''غرض نری باتیں کام نہ آئیں گی۔پس چاہئے کہ انسان پہلے اپنے آپ کو دکھ پہنچائے تا خدا تعالیٰ کو راضی کرے۔اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا دے گا۔اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔اس نے جو وعدہ فرمایا ہے کہ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ۔[2] یہ بالکل سچ ہے۔عام طور پر بھی قاعدہ ہے کہ جو چیز نفع رساں ہو اس کو کوئی ضائع نہیں کرتا۔یہاں تک کہ کوئی گھوڑا،بیل یا گائے،بکری اگر مفید ہو اور اس سے فائدہ پہنچتا ہو،کون ہے جو اس کو ذبح کر ڈالے لیکن جب وہ ناکارہ ہو جاتا ہے اور کسی کام نہیں آ سکتا تو پھر اس کا آخری علاج ہی ذبح ہے......اسی طرح پر جب انسان خدا تعالیٰ کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا اور اس کے وجود سے کوئی فائدہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی پروا نہیں کرتا بلکہ خس کم جہاں پاک کے موافق اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔''[3]

1(ملفوظات جلد3 صفحہ 611۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) 2(الرعد:18)

3(ملفوظات جلد3 صفحہ 611-612۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

عربی منظوم

# وَرِثْنَا الْمَجْدَ مِنْ ذِی الْمَجْدِ حَقًّا

## ہم نے بزرگی کو خدائے ذی المجد سے پایا

هَوِیْتُ الْحِبَّ حَتّٰی صَارَ رُوْحِیْ وَاَرْنَانِیْ جِنَانِیْ فِیْ جَنَانِیْ

میں نے اس پیارے سے محبت کی یہاں تک کہ وہ میری جان ہوگیا - اور میرا بہشت اس نے میرے دل میں ہی دکھادیا

بِوَجْهِ الْحِبِّ لَسْتُ حَرِیْصَ مُلْکٍ کَفَانِیْ مَا اَرٰی نَفْسِیْ کَفَانِیْ

اُس پیارے کی قسم ہے کہ میں کسی ملک کا حریص نہیں ۔ اور یہ میرے لئے کافی ہے کہ میں اپنے نفس کو فنا کی حالت میں دیکھتا ہوں

عُمُوْدَ الْخَشْبِ لَا اَبْغِیْ لِسَقْفِیْ وَحِبِّیْ صَارَ لِیْ مِثْلَ الْبُوَانِ

میں لکڑی کے ستون اپنے چھت کے لئے نہیں چاہتا ۔ اور میرا پیارا میرے لئے ایسا ہوگیا ہے جیسا کہ ستون

وَرِثْنَا الْمَجْدَ مِنْ ذِی الْمَجْدِ حَقًّا وَصُبِّغْنَا بِمَحْبُوْبٍ مُّقَانِیْ

ہم نے بزرگی کو خدائے ذی المجد سے پایا - اور اس ملنے والے پیارے کے رنگ سے ہم رنگے گئے

وَاِنَّا النَّاظِرُوْنَ اِلٰی قَدِیْرٍ قَرِیْبٍ قَادِرٍ حِبٍّ مُّدَانِیْ

اور ہم اس قدیر کی طرف دیکھ رہے ہیں - جو قریب اور قادر ہے اور جو بندہ اور اس کے دل میں حائل ہو جاتا ہے

وَاِنَّا الشَّارِبُوْنَ کُئُوْسَ جِدٍّ وَاِنَّا الْکَاسِرُوْنَ فُئُوْسَ خَانِیْ

اور ہم پُر حکمت باتوں کے پیالے پی رہے ہیں ۔ اور ہم فضول گو کے تبروں کو توڑ رہے ہیں

وَاَبْدَرَنَا مِنَ الرَّحْمَانِ بَدْرٌ فَنَحْنُ الْمُبْدِرُوْنَ وَلَا نُمَانِیْ

اور ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک چاند نکلا ہے سو ہم چاند کو پانے والے ہیں اور انتظاری کرنے والے نہیں

وَمَا جِئْنَا الْوَرٰی فِیْ غَیْرِ وَقْتٍ وَذُوْ حِجْرٍ یَّرٰی وَقْتَ الرَّثَانِ

اور ہم خلق اللہ کے پاس بے وقت نہیں آئے ۔ اور عقلمند جانتا ہے کہ بارش کا وقت کون سا ہے

(نور الحق حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 92-93)

# نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے

اے فدا ہو تیری راہ میں میرا جسم و جان و دل ❖ میں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے ❖ گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے ❖ تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یارِ غمگسار

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول ❖ میں تو نالائق بھی ہوکر پا گیا درگہ میں بار

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم ❖ جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اِک گواہ ❖ چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

تو نے طاعون کو بھی بھیجا میری نصرت کے لئے ❖ تا وہ پورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

ہو گئے بیکار سب حیلے جب آئی وہ بلا ❖ ساری تدبیروں کا خاکہ اُڑ گیا مثلِ غبار

سرزمینِ ہند میں ایسی ہے شہرت مجھ کو دی ❖ جیسے ہووے برق کا اک دم میں ہر جا انتشار

پھر دوبارہ ہے اُتارا تو نے آدم کو یہاں ❖ تا وہ نخلِ راستی اس ملک میں لاوے ثمار

لوگ سَو بک بک کریں پر تیرے مقصد اور ہیں ❖ تیری باتوں کے فرشتے بھی نہیں ہیں راز دار

ہاتھ میں تیرے ہے ہر خسران و نفع و عُسر و یُسر ❖ تو ہی کرتا ہے کسی کو بے نوا یا بختیار

جس کو چاہے تختِ شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو ❖ جس کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر کے خوار

میں بھی ہوں تیرے نشانوں سے جہاں میں اک نشاں ❖ جس کو تو نے کر دیا ہے قوم و دیں کا افتخار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127 تا 128)

# حصولِ تقویٰ کے ذرائع

## ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہ

(مرتبہ مکرم نوید مبشر شاہد صاحب)

مارچ 1916ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہ نے اپنی ایک تقریر میں خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری اور تقویٰ کے حصول کے بعض ذرائع بیان فرمائے احباب کے استفادہ کیلئے خلاصۃً پیشِ خدمت ہیں۔

## تقویٰ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ۔ (سورۃ المائدۃ: ۱۰۹) اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اچھی طرح اس کے احکام کی فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ غور سے سننا اور فرمانبرداری کرنا تقویٰ ہے۔

## فرمانبرداری کس طرح پیدا ہو؟

فرمانبرداری دو وجہ سے ہوتی ہے۔ ﴿۱﴾ محبت کی وجہ سے۔ ﴿۲﴾ خوف کی وجہ سے۔ محبت حسن واحسان کے مطالعہ سے پیدا ہوتی ہے اور خوف جلال کے مطالعہ سے پیدا ہوتا ہے۔

انسانی فطرت میں بھی اللہ تعالیٰ نے دو باتیں رکھی ہیں اسی لئے سورۃ فاتحہ میں ان دونوں سے کام لیا ہے۔ ایک احسان یاد دلا کر کہ وہ ذات ربّ العالمین، رحمٰن، رحیم ہے اس لئے اس کی فرمانبرداری کرنی ہے۔ اور دوسری طرف خوف بھی دلایا ہے کہ وہ ذات مالک یوم الدین بھی ہے۔

فرمانبرداری کیلئے اللہ تعالیٰ نے بھی دو سامان مقرر فرمائے ہیں۔ ایک آسمانی نظام اور ایک زمینی نظام۔ آسمانی نظام میں انبیاء کی بعثت ہے چنانچہ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے جب دیکھا کہ تقویٰ کی روح دنیا سے ختم ہوتی جا رہی ہے تو دعا کی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ (البقرۃ:130)

یہ دعا قبول ہوئی اور ایک رسول مبعوث ہوا جس نے اکھڑ سے اکھڑ قوم میں بھی فرمانبرداری کی روح پھونک دی۔ انبیاء کا ہاتھ خدائے قدوس کے ہاتھ میں ہوتا ہے اس لئے جو ان سے تعلق پیدا کرتا ہے وہ بھی پاک کیا جاتا ہے۔ اس کی ایک بہترین مثال یہ نظر آتی ہے کہ جب محمد رسول اللہ ﷺ کے دربار سے حرمت شراب کی آواز بلند ہوئی تو بلا استثناء تمام شراب کے مٹکے توڑ دئے گئے اور اس زمانہ میں انہی مومنوں میں سے ایک ''عبداللطیف'' نے

ایک مامور من اللہ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا اور پھر دین کی خاطر اپنی جان بھی قربان کر دی۔ یہ اس لئے ہوا کہ یہ لوگ آسمانی ذریعہ سے پاک کئے گئے تھے۔ دوسرے زمینی نظام سے مراد انسان کا اپنی طرف سے مجاہدہ کرنا ہے۔ اس وقت انسانی روح کی حالت اس گھوڑے کی مانند ہوتی ہے جسے آہستہ آہستہ سدھایا جاتا ہے۔ اسی لئے فرمایا۔

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا

(العنکبوت:70)

جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیتے ہیں۔ ان مجاہدات میں سے چند ایک کا ذکر کیا جارہا ہے۔

## پہلا ذریعہ: صحبت صالحین

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبۃ:119) اے مومنو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس تقویٰ کے حصول کا ذریعہ یہ ہے کہ تم صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ صادقوں میں ایک برقی اثر ہوتا ہے۔ صادق خدا کے حضور ایک عزت رکھتا ہے اس کے طفیل صادق سے تعلق رکھنے والا بھی باریاب ہو جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ اپنے ایک بھانجے سے اس لئے ناراض ہوئیں کہ وہ ان کے بہت زیادہ صدقہ کرنے کی عادت کا شاکی تھا۔ آپؓ نے حکم دیا کہ یہ ہمارے گھر میں داخل نہ ہو۔ ایک روز چند کبار صحابہؓ نے شرف باریابی چاہا تو وہ بھانجا بھی ان کے ساتھ تھا یہ صحبت صادقین کے اثر کا نمونہ ہے۔

## دوسرا ذریعہ: نفس کا محاسبہ

ہر روز اپنے کاموں پر ایک تنقیدی نظر ڈالو۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

(الحشر:19)

یعنی اللہ کا تقویٰ یوں حاصل ہوگا کہ ہر جان یہ نظر کرتی رہے کہ اس نے کل کے لئے کیا کیا ہے جو شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا نگران حال ہے اور اپنے اعمال پر نظر ثانی کرتا ہے وہ متقی بن جاتا ہے۔

## تیسرا ذریعہ: گناہوں پر پشیمانی

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ

(ابن ماجہ کتاب الزھد باب ذکر التوبۃ)

جو شخص گناہوں پر پشیمانی کا اظہار کرتا ہے وہ ان کے بد نتائج سے محفوظ رہتا ہے اور آئندہ کیلئے نیکی و تقویٰ کے واسطے اپنے آپ کو تیار کرتا ہے اور شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

## چوتھا ذریعہ: توکل علی اللہ

تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا رہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص رات بھر یہ سوچتا رہے کہ ابن عمر میرا فلاں کام کر دے گا تو خواہ مخواہ میری توجہ اسکی طرف ہو جائے گی اس طرح جو انسان اللہ تعالیٰ کو اپنا سہارا ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر خاص توجہ کرتا ہے اور جس پر خدا تعالیٰ کی خاص توجہ ہو وہ کیوں فرمانبردار نہ بنے گا۔

## پانچواں ذریعہ: استخارہ

ہر روز اپنے کاموں کیلئے استخارہ کرو اور اپنے مولیٰ سے دعا کرو کہ جو کام نیک اور تیری مرضی کے مطابق ہیں ان کی توفیق عطا ہو اور جو کام نیک اور تیری مرضی کے مطابق نہیں

ان سے بچا۔ایسا اگر ہر روز نہیں تو ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور کرے۔

## چھٹاذریعہ:دعائیں

ہمیشہ دعاؤں میں لگارہے۔جوشخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضامندی کی راہیں دکھاتا ہے اور گمراہ ہونے سے بچاتا ہے۔

## ساتواں ذریعہ:شکر کرنے کی عادت

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم:8) جس نعمت باری تعالیٰ پر ہم شکر ادا کریں گے وہ بڑھ بڑھ کر دی جائے گی پس انسان اگر کوئی نیکی کرے تو اسے چاہئے کہ بہت بہت شکر بجالائے تا کہ اور نیکیوں کی توفیق ملے اور وہ متقی بن جائے۔

## آٹھواں ذریعہ:تسبیحات کرنا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھتا رہے۔اس میں سر یہ ہے کہ جو کسی کی تعریف کرے تو وہ ممدوح چاہتا ہے کہ یہ بھی ایسا ہی بن جائے۔نبی کریم ﷺ نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر زور دیا ہے اللہ تعالیٰ کو واحد لاشریک ثابت کیا تو خدا تعالیٰ نے بھی آپ کو واحد بنا دیا۔جو اللہ اکبر کہے اللہ اسے بڑا بنا دے گا جو اس کی تسبیح کرے گا خدا اسے پاک بنا دے گا جو اس کا حامد بنے گا وہ محمود ہو جائے گا۔

## نواں ذریعہ:نمازوں سے اصلاح

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَر
(العنکبوت:46)

نماز ناپسندیدہ کاموں سے روکتی ہے یہ روحانی ترقیات دینے والی معراج ہے۔نمازیں بہت پڑھو تا تقویٰ حاصل ہو اور فرمانبرداری کی روح تم میں پیدا ہو جائے۔

## دسواں ذریعہ:جلال و جمال الٰہی کا مطالعہ

انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے جلال و جمال کا مطالعہ کرتا رہے۔جلال کے متعلق فرمایا:

اَوَ لَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ أَفَلَا يَسْمَعُوْنَ (السجدۃ:27)

یعنی کیا یہ بات ان کو ہدایت نہیں دیتی کہ اس سے قبل کئی قوموں کو ہم نے ہلاک کیا اور یہ ان کے مکانوں میں پھرتے ہیں اس میں بہت سے نشان ہیں۔جب تم دیکھو گے کہ خدا کے نافرمانوں کا یہ انجام ہوگا تو لامحالہ فرمانبرداری کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔جمال کے متعلق فرمایا

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوْقُ الْمَاءَ اِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَ أَنْفُسُهُمْ أَفَلَا يُبْصِرُوْنَ (السجدۃ:28)

کیا وہ غور نہیں کرتے کہ ہم پانی کو خشک زمین کی طرف بہاتے ہیں اور پھر اس سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جس سے ان کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں کیا بصارت سے کام نہیں لیتے۔آدمی انعامات الٰہی کا مطالعہ کرتا رہے اور اس کے احسانات اپنے روئیں روئیں پر دیکھے تو اپنے مولیٰ محسن پر قربان ہونے کو جی چاہے۔

(انوارالعلوم جلد نمبر سوم صفحہ نمبر 304 تا 306)

# دُعا ایک آسمانی حربہ

## کفر پر غالب آنے کے واسطے اسلحہ کی ضرورت بھی نہیں، آسمانی حربہ کی ضرورت ہے

(از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

**قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ**

(الفرقان: 78)

یعنی تُو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا ربّ تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔

قرآن وحدیث میں دعا کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے اور قبولیتِ دعا کو مسیح موعود کا ایک آسمانی حربہ قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے جس کیلئے بَابُ الدُّعَا کھولا گیا گویا اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔۔۔۔ پس اے اللہ کے بندو تمہیں چاہئے کہ تم دعا میں لگے رہو۔

(سنن الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب فی دعاء النبی ﷺ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا کے بارہ میں فرماتے ہیں:

”مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں۔ تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سُست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے ……۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔۔۔۔۔ غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔“

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222، 223)

### اوّل بھی دعا اور آخر بھی دعا ہی دعا

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

”دعا ایسی شے ہے کہ جب آدمؑ کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پر آدم نے فتح بذریعہ دعا پائی۔ **رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ** (سورۃ الاعراف: 24) اور آخر میں بھی دجال کے مارنے کے واسطے دعا ہی رکھی ہے۔ گویا اوّل بھی دعا اور آخر بھی دعا ہی دعا ہے حالت موجودہ بھی یہی چاہتی ہے تمام اسلامی طاقتیں کمزور ہیں۔ اور ان موجودہ اسلحہ سے وہ کیا کام کر سکتی ہیں؟ اب اس کفر وغیرہ پر غالب آنے کے واسطے اسلحہ کی ضرورت بھی نہیں۔ آسمانی حربہ کی ضرورت ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 171)

**دعا ہی تھی جس نے حضرت آدمؑ کو کرب وبلا سے نجات دی اور وہ دعا ہی تھی جس نے حضرت نوحؑ کی کشتی کو پار لگایا**

## انسان کو دعا کی عادت ڈالنی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

''انسان کو چاہئے کہ دعا کرے۔ دعا کی عادت ڈالے اس سے کامیابیوں کی تمام راہیں کھل جائیں گی۔... دعا ہی تمام کامیابیوں کی جڑ ہے۔ (خطبات نور صفحہ 277)

پھر فرمایا:

''دعا ایک بڑی عظیم الشان طاقت والی شئے ہے۔... وہ دعا ہی تھی جس نے حضرت آدمؑ کو کرب وبلا سے نجات دی اور وہ دعا ہی تھی جس نے حضرت نوحؑ کی کشتی کو پار لگایا۔ قرآن شریف کی ابتداء میں بھی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم ۔(الفاتحہ 6)اور انتہا بھی دعا ہی پر ہے یعنی اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (الناس:2) جب ہم نبی کریم ﷺ کی زندگی پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، نماز کے ادا کرنے، سودا سلف لانے، بات چیت کرنے، غرضیکہ ہر ایک کی ابتداء دعا ہی سے ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ مُضطر کی تسکین کا باعث اور کمزور طبائع کی ڈھارس یہی دعا ہے۔ (خطبات نور صفحہ 168)

نیز فرمایا:

''میں تمہیں دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ تم یوں سمجھو کہ دعاؤں کے لئے پیدا کئے گئے ہو اور یہی دعائیں تمہارے سب کام سنواریں گی۔''

(خطبات نور صفحہ 425)

## دعا سے پہاڑ ہلائے جا سکتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمام کاموں کی کامیابی کو دعاؤں پر مبنی کیا ہے اور یہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ مشکل سے مشکل کام میں کامیابی ہو جاتی ہے۔... دعا ایسا زبردست آلہ اور زبردست ہتھیار ہے کہ اس کے ذریعہ اگر پہاڑوں کو بھی ہلایا جائے تو وہ ہل جاتے ہیں۔... دعا ایک ایسی چیز ہے جس کے حملہ سے بچاؤ کسی کیلئے ممکن نہیں۔

(خطبات محمود جلد 14 صفحہ 4)

فرمایا:

## آپ سِہَامُ اللَّیْل نہ چلائیں

''دعا مومن کا تیر ہے۔ جسے وہ چلاتا ہے، لکھا ہے کہ کوئی بزرگ تھے جن کے مکان کے قریب بادشاہ کے وزیر کا مکان تھا اس کے ہاں ساری رات گانا بجانا اور ناچ ہوتا رہتا تھا جس سے ہمسایوں کو تکلیف ہوتی تھی... ایک دن اس بزرگ نے جا کر اس کو کہا کہ آپ کے اس طرز عمل سے ہمسایوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے اس نے کہا میں تمہاری نیند کے لئے اپنے عیش کو نہیں چھوڑ سکتا جاؤ پولیس میں رپورٹ کرو۔ اس بزرگ نے کہا بہتر ہے کہ تم باز آ جاؤ ورنہ میں سِہَامُ اللَّیْل یعنی رات کے تیروں سے مدد چاہوں گا۔ اس نے پوچھا کہ وہ کیا ہیں؟ بزرگ نے کہا کہ وہ رات کی دعائیں ہیں۔... وہ شخص کانپ گیا اور اس نے توبہ کی کہ میں آئندہ شور و شر نہیں کرونگا۔ آپ سِہَامُ اللَّیْل نہ

چلائیں۔''

(خطباتِ محمود جلد 8 صفحہ 364)

نیز فرمایا:

''غرض یاد رکھو جو کام دعا کر سکتی ہے وہ نہ توپ کر سکتی ہے، نہ بندوق کر سکتی ہے، نہ تلوار کر سکتی ہے، نہ گولہ بارود کر سکتا ہے۔ نہ تِیرُ و تُفَنْگ کر سکتا ہے، نہ فوجیں کر سکتیں ہیں۔

(خطبات محمود جلد 14 صفحہ 9)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

''ہمارا ہتھیار دعا ہی ہے جس سے کامیابی ہوگی۔ ہماری تمام تدبیریں تبھی کامیابی کا منہ دیکھ سکیں گی اگر ہم اس کے ساتھ دعاؤں کو شامل کرلیں۔ دعا ہی ہمیں دنیا میں فتح دے سکتی ہے''۔

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 801)

نیز فرمایا:

''دعاؤں کے بغیر کوئی زندگی نہیں کیونکہ دعاؤں کے بغیر انسان اپنے ربّ سے زندہ تعلق قائم نہیں کر سکتا اور جب تک اپنے ربّ سے زندہ تعلق قائم نہ ہو جائے اس وقت تک یہ زندگی کوئی رہنے کے قابل ہے؟ اگر کتّوں کی طرح، اگر سؤروں کی طرح، اگر بندروں کی طرح ہم نے زندگی گذارنی ہے تو بہتر یہی ہے کہ ہم یہ زندگی نہ گزاریں۔

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 1004)

''آپ جو احمدی زمیندار ہیں.... جس وقت آپ اپنی زمین پر کام کر رہے ہوں تو سوائے خدا کے کسی اور کو یاد نہ کریں۔ سوائے اپنے رب کے کسی پر بھروسہ نہ رکھیں۔ اور ہل چلاتے ہوئے ...... دعائیں کرتے جائیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے ہل میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جس طرح دوسری صورت میں زمین میں ہل چلے گا۔ اس صورت میں بھی ہل چل جائے گا۔ لیکن زمین کی رُوئیدگی بڑھ جائے گی اس کی فصل پہلے کی نسبت زیادہ ہو جائیگی۔''

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 478، 479)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''دعا کو اوّل رکھیں اور ہر کام سے اوّل رکھیں ۔...وہ مشکلات جو پہاڑ کی طرح نظر آتی ہیں وہ خود بخود تحلیل اور بالکل آسان ہو کر اس طرح حل ہونے لگتی ہیں جیسے کہا جاتا ہے کہ جادو منتر ہو جائے کسی چیز پر۔ سب جادوؤں سے بڑھ کر دعا کا جادو ہے۔ اس لئے دعا پر بہت ہی زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔''

(خطبات طاہر جلد 6 صفحہ 390)

فرمایا: اوّل و آخر دعا کو اپنا سہارا اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں، آفات سے بچنے کے لئے اپنی ڈھال بنائیں، دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے اس کو اپنا ذریعہ بنالیں اور آپس میں محبتوں کے تعلق بڑھانے کے لئے، مشکلات میں آسانیاں حاصل کرنے کی خاطر، ان ذمہ داریوں کو عمدگی کے ساتھ ادا کرنے کے لئے، توفیق پانے کی خاطر دعا کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ یہ اتنی ٹھوس حقیقت ہے کہ اس سے زیادہ ٹھوس حقیقت سوچی نہیں جا سکتی کہ خدا اور بندے کے تعلق کیلئے دعا سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔''

(خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 467)

## دعا کی طاقت ہمارے پاس ہے

ہمارے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ

فرماتے ہیں:

''یہ دعا بھی بہت اہم چیز ہے بلکہ سب سے اہم چیز دعا ہی ہے اور بڑا ضروری ہتھیار ہے۔...دعا کی طاقت ہمارے پاس ہے۔.... اس کو ہمیں استعمال کرنا چاہئے اور جہاں تک ہوسکتا ہے ہمیں استعمال کرنا چاہئے۔

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 152 تا 156)

پھر فرمایا:

''دنیا بالکل آگ کے کنارے پر کھڑی ہے اور کسی وقت بھی یہ کنارا گرے گا اور ایک خوفناک تباہی اور آفت آنے والی ہے۔اس لئے بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ہیں تو احمدی دعاؤں سے بچا سکتے ہیں کیونکہ یہی لوگ ہیں جو حقیقی مومن بھی ہیں اور اس جماعت میں شامل ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہے۔پس خاص کوشش سے اپنے اندر بھی تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اور دنیا کی تباہی کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے خاص طور پر بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین''

(خطبات مسرور جلد 7 صفحہ 88)

## وہ بلا کا خطیب ہوتا ہے

جب وہ اتنا قریب ہوتا ہے　　حال دل کا عجیب ہوتا ہے

جو بھی عیسیٰ خطاب پاتا ہے　　وہ تو حاذق طبیب ہوتا ہے

جس کو حاصل یہ فیض ہو جائے　　کس قدر خوش نصیب ہوتا ہے

وہ جو محرومِ وصلِ یار ہوا　　اصل میں وہ غریب ہوتا ہے

وہ جو گر جائے اس کے قدموں پر　　اس کا اُونچا نصیب ہوتا ہے

جو فدا روح و جان و دل کر دے　　ہر طرف سے نجیب ہوتا ہے

جو بھی آواز ہو مسیحا کی　　وہ بلا کا خطیب ہوتا ہے

سر جھکائے جو بس خدا کے ہاں　　وہ خدا کا حبیب ہوتا ہے

اب بھی اس کا ہی فیض جاری ہے　　ہر خلیفہ نقیب ہوتا ہے

کتنا لبریز کاسۂ دل ہے　　ان کا دینا عجیب ہوتا ہے

(ابن کریم)

# حب الوطنی اور جماعت احمدیہ

## ''پاکستان کے قیام میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کو دخل حاصل تھا''

### ''میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ پاکستان کو ہمیشہ سلامت رکھے کیونکہ یہ ملک دین کے نام پر حاصل کیا گیا تھا''

(مکرم محمد افضل قمر صاحب لاہور)

سابق وزیر خارجہ رومانیہ جناب کونسٹن ورجبل جارجیو اپنی کتاب ''محمد'' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلاب کو دنیا کا عظیم ترین انقلاب قرار دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

''عربستان میں جو انقلاب حضرت محمدؐ برپا کرنا چاہتے تھے وہ انقلاب فرانس سے کہیں بڑا تھا۔ انقلاب فرانس فرانسیسیوں کے درمیان مساوات پیدا نہ کر سکا مگر پیغمبر اسلام کے لائے ہوئے انقلاب نے مسلمانوں کے درمیان مساوات قائم کر دی اور ہر قسم کے خاندانی، طبقاتی اور مادی امتیازات کو مٹا دیا۔''

(بحوالہ پیغمبر اسلام غیروں مسلموں کی نظر میں صفحہ 153)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ اپنی قوم کی رہنمائی کے سلسلہ میں جو انقلاب پیدا کیا اس سے جہاں لوگوں میں محبت اور اخوت کا جذبہ پیدا ہوا وہاں امن اور سلامتی کا دور دورہ بھی ہوا بعینہ تحریک قیام پاکستان کے دوران حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیروں کو بھی ایسے ہی نمونے کا مشاہدہ کرنے کا بھرپور موقعہ ملا۔ قائداعظم میں بہت سی خوبیاں تھیں مگر ان کا جو کام سب سے نمایاں ہو کر نظر آتا ہے وہ یقیناً یہی ہے کہ ان کے ذریعے مسلمانان ہند ایسے اتحاد کی لڑی میں پروئے گئے جو اس سے پہلے بالکل مفقود تھا، قائداعظم کا سب سے بڑا کارنامہ پاکستان کا وجود ہے مگر اس سے بھی بڑا کارنامہ مسلمانوں کا سیاسی اتحاد ہے جس نے یہ ثابت کر دیا کہ اتحاد میں بڑی برکت اور طاقت ہے جو دنیا کی اور کسی چیز میں نہیں۔

مسلمانوں کے سواد اعظم کا سارا زور آپس کی تفرقہ بازی اور انشقاق کی نذر ہو رہا تھا اور اسلام کا ہوشیار دشمن مسلمانوں کی اس کمزوری سے پورا پورا فائدہ اٹھانے میں مصروف تھا مگر خدا تعالیٰ نے قائداعظم کو یہ توفیق عطا کی کہ اس کے ذریعے متحدہ ہندوستان کے پچانوے فی صد مسلمانوں کو سیاسی اتحاد کی لڑی میں پرو دیا۔ تحریک پاکستان کی مخالفت کرنے والے بہت سے علماء اور مذہبی پارٹیاں اپنی بھرپور کوشش میں تھیں کہ تحریک پاکستان کو کمزور کیا جائے مگر وہ اپنے عزائم میں ناکام رہے اور عوام کی اکثریت نے ان کی ہاں میں ہاں نہ ملائی تفرقہ بازی سے باز رہے اور یوں تحریک پاکستان کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور پاکستان وجود میں آ گیا۔

وہ تمام عناصر جو قیام پاکستان کے مخالف تھے، پاکستان بنتے ہی پاکستان میں آ گئے اور یہاں آ کر بھی انہوں نے اپنی ہمت نہ ہاری اور اس کے خلاف سازشوں میں مصروف رہے اور طرح طرح کے حیلے بہانوں سے ملک کی وحدت کو کمزور اور پارہ پارہ کرنے میں مشغول رہے جس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

وطن عزیز میں بعض گروہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشاد کہ وطن کی محبت ایمان کا ایک جزو ہے، کی نافرمانی

کرتے ہوئے نقضِ امن کی بعض سرگرمیوں میں مشغول ہیں۔

ایک طرف جہاں دہشت گردانہ کارروائیوں کے نتیجے میں ہر گذرتے دن کے ساتھ ملک کمزور سے کمزور ہوتا چلا جا رہا ہے دوسری طرف فقط ایک جماعت ہے جس کے خلاف باوجودیکہ بعض سرکردہ عناصر منظم طور پر گلی گلی فرقہ وارانہ منافرت کی آگ سلگانے کے درپے ہیں اور ملکی امن داؤ پر لگا ہوا ہے۔ تاہم تاریخ گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے آغاز سے وطن عزیز کیلئے محبت اور حب الوطنی کو ہی فروغ دیا ہے۔ یہاں خاکسار سلسلہ احمدیہ کی بعض اہم شخصیات کا ذکر بطور مثال کرنا چاہتا ہے۔

## حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

غیر منقسم ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں 1939 میں حضرت قائداعظم آپ کو یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں:

"میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان کو ہدیہ تبریک پیش کرنا چاہتا ہوں ......وہ (مومن) ہیں اور یوں کہنا چاہیے کہ میں اپنے بیٹے کی تعریف کر رہا ہوں، مختلف حلقوں نے انکو جو مبارکباد پیش کی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔"

تحریک پاکستان کے ایک سرگرم رکن اور سابق وزیر، سفیر سید احمد سعید کرمانی قومی ڈائجسٹ لاہور کو انٹرویو دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

"قائداعظم نے رائٹ مین فار رائٹ جناب ظفر اللہ خان کی چائس بھی قائداعظم کی تھی۔ ظفر اللہ خان قیام پاکستان کے موقعہ پر نواب آف بھوپال کے آئینی مشیر تھے، قائداعظم نے بلایا کہ آپ باؤنڈری کمیشن کے آگے مسلم لیگ آر گو کریں، وہاں کی اچھی خاصی تنخواہ اور مراعات چھوڑ کر آ گئے، مطلب یہ ہے کہ قائداعظم کو اللہ تعالیٰ نے مردم شناسی دی تھی۔"

(قومی ڈائجسٹ اگست 2002ء صفحہ 26-27)

حضرت قائداعظمؒ کے سیکرٹری فرخ امین اپنے بیان میں جو جناب منظور حسین عباسی کی کتاب زندہ قائداعظم کے صفحہ 34 پر شائع ہوا آپ کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں:

"بیماری کے پورے زمانے میں قائداعظم نے اس وقت تک سرکاری کاموں کا سلسلہ جاری رکھا جب تک ان میں ذرہ بھی سکت باقی تھی ......۔ مجھے وہ دن ہمیشہ یاد رہے گا جب انہوں نے یواین او میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے لئے سر محمد ظفر اللہ خان کو پورے اختیارات دینے کیلئے آخری سرکاری کاغذ پر دستخط کئے۔"

## جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا اعتراف

محترم ڈاکٹر اسرار احمد اپنے مضمون بعنوان "اسرائیل نامنظور کیوں؟" جو روزنامہ نوائے وقت لاہور کی اشاعت 12 جولائی 2003ء میں شائع ہوا تحریر کرتے ہیں:

25 اکتوبر 1947ء کو قائداعظم نے رائٹر کی نیوز ایجنسی کے نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ:

"فلسطین کے بارے میں ہمارے موقف کی وضاحت اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے سربراہ محمد ظفر اللہ خان نے کر دی ہے، مجھے اب بھی یہ امید ہے کہ تقسیم (فلسطین) کا منصوبہ مسترد کر دیا جائے گا ورنہ ایک خوفناک چپقلش کا شروع ہو جانا ناگزیر اور لازمی امر ہے۔"

## کشمیر کیلئے خدمات

"اقوام متحدہ کی قرارداد میں اہل کشمیر اور پاکستان کیلئے عظیم اثاثہ ہیں" کے عنوان سے روزنامہ نوائے وقت لاہور اپنے میگزین 6 مارچ 1992ء میں لکھتا ہے:

"آج ہم کشمیر کے متعلق سیکیورٹی کونسل کی جس قرارداد کو اساس بنا کر کشمیر کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اسے سیکیورٹی کونسل سے متفقہ طور پر پاس کروانے میں ظفر اللہ خان کا ہاتھ تھا، یہی نہیں عرب ممالک کی جنگ آزادی میں اقوام متحدہ میں ان کی نمائندگی کا بھرپور کردار ظفر اللہ خان نے پاکستان کے نمائندے کی حیثیت سے تاریخی کارنامے انجام دیئے۔"

اللہ کرے پاکستان پھر ایک قوم بن جائے جیسا کہ روزنامہ نوائے وقت لاہور کے جناب مجید نظامی صاحب اپنے ایک مضمون مطبوعہ 12 ستمبر 2003 کالم 5 میں تحریر کرتے ہیں:

"قائداعظم نے ہمیں ایک قوم بنایا تھا لیکن اس کے بعد ہم ایک قوم رہنے کی بجائے سندھی، پنجابی، بلوچی اور دیگر گروہوں میں بٹ گئے۔ اب دعا ہے کہ ہم قائداعظم کے فرمان کے مطابق ایک قوم بن کر پاکستان کی حفاظت کریں اور دنیا میں اس کا مقام و مرتبہ بلند کریں۔"

## صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد)

یہ حقیقت ہے کہ مرزا مظفر احمد صاحب نے ساری عمر ملک و قوم کی خدمت میں صرف کر دی اور اپنی خداداد صلاحیتوں اور قابلیتوں کے ذریعے نہ صرف ملک کے اندر رہ کر پاکستان کے لئے گرانقدر خدمات کی توفیق پائی بلکہ بیرون ملک رہ کر بھی اپنے وطن کا نام روشن کیا۔ اللہ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے اور آپ کے فیض کو جاری رکھے، آمین۔ کیونکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ:

"بہرحال ہم جہاں بھی ہوں ہمارا دل پاکستان کے لئے دھڑکتا ہے، ہم جہاں بھی ہوں اپنے وطن کی خدمت کرتے رہیں گے، غلط فہمیاں بالآخر دور ہو جائیں گی۔"

ذیل میں چند اہل وطن، دانشور حضرات اور اخبارات میں چھپنے والی خبروں کا تذکرہ پیش ہے جو آپ کی قابلیت اور صلاحیتوں کے علاوہ آپ کی وطن کے ساتھ محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے:

## پاکستان کے قیام میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کو دخل حاصل تھا

برصغیر کے معروف صحافی میاں محمد شفیع صاحب (م ش) اپنی ڈائری مطبوعہ روزنامہ نوائے وقت لاہور 29 رجون 1971 میں لکھتے ہیں:

"صدر کے اقتصادی مشیر جناب ایم ایم احمد نے راولپنڈی میں اپنی بجٹ تقریر کا آغاز "بسم اللہ (۔)" پڑھ کر کیا، اخبارات اس کا ذکر گول کر گئے۔ میرے خیال میں جناب ایم ایم احمد پہلے فنانشل ایکسپرٹ ہیں جنہوں نے اپنی بجٹ تقریر میں پاکستان کے ایک نظریاتی مملکت ہونے کا واشگاف الفاظ میں اعلان کیا۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ۔ ...... پاکستان کے قیام میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کو دخل حاصل تھا، انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کے ساتھ اس جذبہ کو از سر نو فروغ دیں جو قیام پاکستان کا باعث ہوا تھا۔

جناب ایم ایم احمد صاحب نے اک غیرت مند محبِ وطن پاکستانی کی حیثیت سے اس چیلنج کو بھی قبول کرنے کے عزم کا اظہار کیا جو بیرونی ملکوں کی طرف سے مشروط مالی امداد کی شکل میں پاکستان کے سر پر تلوار کی طرح لٹک رہا ہے۔ ایم ایم احمد کا یہ اعلان پاکستان کے دشمنوں کے ناپاک منصوبوں پر بم بن کر گرے گا۔"

سابق اقتصادی مشیر ڈاکٹر انور اقبال قریشی بجٹ تقریر کے بارے میں کہتے ہیں:

"یہ بجٹ زبردست تعمیری غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ یہ رسمی قسم کا بجٹ نہیں۔ انہوں اس خیال کا اظہار کیا کہ سب حالات کو

پیش نظر رکھا جائے تو مسٹر ایم ایم احمد نے عمدہ کام کیا ہے، بجٹ کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ مختلف پالیسیوں کو صحیح طور پر بروئے کار لایا جائے۔"

(از: ڈیلی ڈان کراچی 28 جون 1971ء)

صاحبزادہ ایم ایم صاحب بھٹو دور میں ورلڈ بنک سے منسلک ہو گئے، یہ پاکستان کیلئے بھی بہت بڑا اعزاز تھا کہ ایک پاکستانی ماہر اقتصادیات کو ورلڈ بنک کا ڈائریکٹر اور آئی ایم ایف کے سٹاف میں بطور ایگزیکٹو سیکرٹری تعینات کیا گیا۔ اس دوران بھی آپ کو کئی لحاظ سے وطن عزیز کی خدمت کی توفیق ملی اور آپ پاکستان کی معاشی بہتری کیلئے مفید مشوروں سے نوازتے رہے اور عملی کوششیں بھی کرتے رہے۔

عالمی مالیاتی اداروں سے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی پاکستان کیلئے کئی مواقع پر آپ کو اہم خدمات کی توفیق ملی، پاکستان کے خلاف اقتصادی پابندیاں پریسلر ترمیم کے ذریعے عائد تھیں۔ پھر امریکن سینیٹر براؤن نے پریسلر ترمیم کے خاتمے کیلئے ترمیم پیش کی جو براؤن ترمیم کے نام سے موسوم ہے، اس سلسلہ میں وطن عزیز نے آپ کو بھی کوشش کرنے کیلئے کہا چنانچہ آپ نے اس بارہ میں کامیاب کوشش کی جس پر صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان کی طرف سے پاکستان کی امریکہ میں سفیر نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ ہفت روزہ حرمت کے ایڈیٹر جناب زاہد ملک نے امریکہ میں مکرم صاحبزادہ صاحب سے ایک انٹرویو لیا جو ہفت روزہ حرمت 27 دسمبر 1996ء میں شائع ہوا۔ جس میں آپ نے براؤن ترمیم کے حوالے سے کہا:

"ہماری تعلیم ہماری رگوں میں اور ہمارے خون میں سرایت کر چکی ہے وہ یہ ہے کہ ملک کے ساتھ ہر صورت میں وفاداری کو نبھانا ہے...... حال ہی میں پریسلر ترمیم کے خلاف جو براؤن ترمیم کیلئے کوشش ہوئی تھی تو اس وقت مجھے بھی ایمبیسی نے کہا کہ میں بھی اس سلسلے میں کوشش کروں، تو میں نے اس وقت بڑی بھرپور کوشش کی تھی یہاں تک کہ پاکستانی کمیونٹی اور تمام متعلقہ حلقوں میں خاصی دھاک بیٹھی اور حیرت سے لوگوں نے کہا کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ یہ ملک کے خلاف ہیں لیکن انہوں نے تو ملک کیلئے بڑا کام کیا ہے اور جان کی بازی لگا کے جدوجہد کی ہے۔"

اپنے وطن پاکستان کی خدمت آپ نے نصف صدی سے زائد عرصہ کی، اعلیٰ عہدوں پر فائز رہ کر بھی کی اور پھر بیرون ملک رہ کر بھی خاموش اور اعلانیہ خدمت کی۔

ملک کے نامور صحافی اور روشن خیال دانشور جناب تنویر قیصر شاہد صاحب جو آج سے پندرہ سال قبل اپریل 1996 میں پاکستان سے امریکہ کی ریاست ورجینیا کے پرفضا مقام پوٹا مک میں تشریف لے گئے، نے آپ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مربی انچارج احمدیہ مشن امریکہ کی موجودگی میں آپ سے اہم معلومات سے لبریز ایک تاریخی انٹرویو لیا جو مندرجہ ذیل عنوان سے کتابی شکل میں مئی 1998 میں دنیا پبلشر ٹیمپل روڈ لاہور کی طرف سے شائع ہوا: ایم ایم احمد کے انکشافات:

An Interview with History

فاضل مصنف نے آپ کی تصویر کے نیچے درج ذیل الفاظ لکھے:

"ایم ایم احمد یعنی مرزا مظفر احمد صاحب...... پاکستان کا

ایک نادرِ روزگار شخص! جنہوں نے پہلی بار لب کشائی کی تو مملکت خداداد کے سیاسی، اقتصادی اور سماجی موسموں کے لاتعداد پست و بلند مناظر کھل کر سامنے آ گئے ہیں، یادوں اور یادداشتوں کا اندوختہ، ہمارے ماضی قریب کی ایک حیرت خیز داستان۔"

آپ مزید لکھتے ہیں:

"لاریب جناب ایم ایم احمد پاکستان کی مستحکم اور اعلیٰ تعلیم یافتہ بیوروکریسی کے انتہائی اہم اور وقیع رکن بلکہ رکن رکین رہے، ان کا سینہ بیش بہا سیاسی یادوں اور واقعات کا خزینہ اور دفینہ ہے......وہ ان گنت واقعات کے عینی شاہد ہیں ان کی ذات اور شخصیت کے کئی پہلو ہیں۔"

## جناب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (نوبیل انعام یافتہ)

"اس خطہ میں صدی کے بعد ایک شخص پیدا ہوا تھا جس کو ہم نے اپنی کوتاہ اندیشی سے کھو دیا" یہ الفاظ پاکستان کے ایک سینئر کالم نویس جناب حسن نثار نے سال 2009ء میں جیو ٹی وی کے ایک پروگرام "پچاس منٹ" میں کہے تھے جن کو آج بھی یوٹیوب پر سنا جا سکتا ہے۔ آپ نے واقعی سچ کہا ہے کیونکہ فزکس میں جو آپ نے جان جوکھوں والا زریں کارنامہ انجام دیا وہ آئن سٹائن کے کام سے کچھ کم نہ تھا، اس جرمن سائنس دان نے اپنی متاعِ عزیز کے آخری تیس سال اس مشکل کام میں صرف کیے کہ وہ کسی طرح کائنات کی چار بنیادی قوتوں میں دو (کشش ثقل اور برق مقناطیس) کو متحد کر سکے مگر اس کوشش میں اس کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تاہم یہ کام عبدالسلام نے کر دکھایا یعنی کمزور قوت کو برق مقناطیس سے متحد کر دیا اور صرف یہ ایک کارنامہ آپ کو نیوٹن، میکس ویل، فیراڈے اور آئن سٹائن جیسے عظیم المرتبت یونیفائرز کے شانہ بشانہ کھڑا کر دیتا ہے۔

روزنامہ ایکسپریس لاہور کی کالم نگار محترمہ زاہدہ حنا اپنے کالم جو 23 نومبر 2008ء کو شائع ہوا میں لکھتی ہیں:

"سیاہ اچکن اور سفید شلوار اور سر پر سفید پگڑی اور پیروں میں کھسے پہنے ہوئے وہ شخص سویڈن کے بادشاہ سے نوبل انعام لے رہا ہے، یہ وہ شخص ہے جس کی قومیت پاکستانی اور شہریت انگلستانی تھی۔ 1926ء میں جھنگ میں پیدا ہوا تو برطانوی ہندوستانی تھا، 21 نومبر 1996ء کو آکسفورڈ میں اس جہاں سے گذرا تو برطانوی پاکستانی تھا۔ نظری طبیعات کی دنیا کا ایک بہت بڑا نام، دنیا اس کے قدموں میں نگاہیں بچھاتی تھی اور وہ اپنے دیس کی فضاؤں اور ہواؤں کو ترستا تھا۔ بین الاقوامی سطح پر اعلیٰ ترین اعزازات سے نوازا گیا لیکن اس کے دیس نے اسے ٹھکرا دیا۔ وہ بیسویں صدی میں سائنس کی دنیا کے اہم ترین دماغوں میں سے ایک تھا لیکن ذاتی صدمات نے آخرا سے بولنے اور چلنے سے محروم کیا، اس کے باوجود وہ موت سے چند ہفتوں پہلے تک کام کرتا رہا۔ وہ لوگ جو اس کے فولادی اعصاب کے قائل تھے انہوں نے کئی بار یہ منظر بھی دیکھا کہ کسی بین الاقوامی سیمینار میں کوئی پاکستانی نوجوان سائنسدان وہیل چیئر پر بیٹھے ہوئے اس شخص کے گھٹنوں کو ہاتھ لگا رہا تھا اور اپنی مٹی سے جدائی کا غم اور اپنے دیس کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بندھا ہوا ہے۔ سائنسدانوں کی بین الاقوامی برادری کا یہ کامیاب اور مشہور انسان دیارِ غیر میں دنیا سے رخصت ہوا۔ دل شکستہ اور دل گرفتہ، جن فضاؤں میں رہنا جس جلاوطن کی آرزو تھی وہاں اس کا تابوت آیا۔"

## جناب سردار شوکت حیات کا اعتراف

تحریک پاکستان کے نامور لیڈر اور قائداعظم کے دست راست جناب سردار شوکت حیات خان جنگ پبلشر کی طرف

سے شائع کردہ اپنی کتاب ''گم گشتہ قوم'' کی اشاعت اول دسمبر 1965 کے صفحہ 195 پر 46-1945ء کے الیکشن کے سلسلہ میں اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ایک دن مجھے قائداعظم کی طرف سے پیغام ملا شوکت مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم بٹالہ جا رہے ہو جو قادیان سے پانچ میل کے فاصلے پر ہے تو وہاں جاؤ کہ وہ پاکستان کے حصول کیلئے اپنی نیک دعاؤں اور حمایت سے نوازیں۔ جلسے کے اختتام کے بعد میں تقریباً بارہ بجے قادیان پہنچا تو حضرت صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) آرام فرما رہے تھے، میں نے ان تک پیغام پہنچایا کہ میں قائداعظم کا پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں، وہ اسی وقت نیچے تشریف لائے اور استفسار کیا کہ قائداعظم کے کیا احکامات ہیں، میں نے کہا کہ وہ آپ سے دعا کی معاونت کے طلب گار ہیں، انہوں نے جواباً کہا کہ وہ شروع ہی سے ان کے مشن کے لئے دعاگوں ہیں اور جہاں تک ان کے پیروکار کا تعلق ہے کوئی احمدی مسلم لیگ کے خلاف انتخاب میں کھڑا نہ ہوگا اور اگر کوئی اس سے غداری کرے گا تو وہ ان کی جماعت کی حمایت سے محروم رہے گا، اس ملاقات کے نتیجے میں ممتاز دولتانہ نے سیالکوٹ کے حلقے میں ایک احمدی نواب دین کو بھاری اکثریت سے شکست دی تھی کیونکہ قادیانی لوگوں نے امیر کے حکم کی بجا آوری میں محمد دین کی بجائے ممتاز دولتانہ کو ووٹ دیے۔ جب میں پٹھانکوٹ پہنچا تو قائداعظم نے مولانا مودودی سے بھی ملنے کیلئے حکم فرمایا تھا۔ جب میں نے انہیں قائداعظم کا پیغام پہنچایا کہ وہ پاکستان کیلئے دعا کریں اور ہماری حمایت کریں تو انہوں نے جواباً کہا کہ وہ کیسے ناپاکستان کیلئے دعا کر سکتے ہیں، مزید برآں پاکستان کیسے وجود میں آ سکتا ہے۔''

## حب الوطن من الایمان

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ وطن کی محبت کے لئے اظہار فرماتے ہیں:

''ہمارے دلوں میں اپنے ملک کے لئے جو محبت ہے یہ وہی محبت ہے جس پر حضرت خاتم الانبیا محمد ﷺ نے یہ مہر لگائی ہے حب الوطن مین الایمان یعنی وطن کی محبت ایمان کا ایک جزو ہے یہ وہ صادق محبت ہے، یہ وہ گناہوں سے پاک محبت ہے، یہ دکھ دینے کے خیالات سے مطہر محبت ہے، یہ وہ محبت ہے جو آنحضرت ﷺ کی سنت کی اقتداء اور آپ کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہمارے دلوں میں پیدا کی گئی ہے اور یہی وہ محبت ہے جو ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ اگر ہمیں جانیں بھی دینی پڑیں تو ہم دریغ نہیں کریں گے، لیکن اپنے ملک کو نقصان نہیں پہنچنے دیں گے، خواہ ہمیں ہر طرف سے برا بھلا ہی کیوں نہ کہا جائے۔''

(خطبات ناصر جلد سوم صفحہ 552)

## حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی پاکستان کیلئے دعائیں

آپ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''لوگ تو اس ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن آپ ان کوششوں کی راہ میں روک بن جائیں اور حب الوطنی کے گیت گائیں اور ساری قوم کو سمجھائیں، حب الوطنی کے جذبہ کو زخمی نہ ہونے دو۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو یہ جہاد بھی کرنا چاہیے کہ پاکستان میں حب الوطنی کے احساس کو نمایاں کیا جائے اور بیدار کیا جائے اور ہر قسم کے خیالات جو پاکستان کو کسی طرح نقصان پہنچا سکتے ہیں ان کے خلاف

**"جماعت احمدیہ نے پہلے دن سے ہی جب کہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا ہے ہمیشہ پاکستان اور مسلمانوں کے حقوق کیلئے قربانیاں دی ہیں، اس لئے یہ تو کبھی کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایک احمدی کا کوئی بھائی تکلیف میں ہو یا ملک پر کوئی مشکل ہو ایک احمدی پاکستانی شہری دور کھڑا صرف نظارہ کرے اور اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش نہ کرے"**

کوشش کرنا بھی جماعت احمدیہ کا کام ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ پاکستان کو ہمیشہ سلامت رکھے کیونکہ یہ ملک دین کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور اس لحاظ سے یہ واحد ملک ہے۔ اس لئے اگر اس مقدس نام سے پیار اور محبت ہے تو پھر دنیا کے ہر احمدی کو چاہیے کہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کی ہر کوشش کو نا کام بنا دے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 13 راگست 1999ء)

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی وطن سے محبت

سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کی پاکستان کیلئے خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جماعت احمدیہ نے پہلے دن سے ہی جب کہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا ہے ہمیشہ پاکستان اور مسلمانوں کے حقوق کیلئے قربانیاں دی ہیں، اس لئے یہ تو کبھی کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایک احمدی کا کوئی (مومن) بھائی تکلیف میں ہو یا ملک پر کوئی مشکل ہو ایک احمدی پاکستانی شہری دور کھڑا صرف نظارہ کرے اور اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش نہ کرے، پس جماعت احمدیہ نے اس ملک کے بنانے میں بھی حصہ لیا اور ان شاء اللہ اس کی تعمیر و ترقی میں بھی ہمیشہ کی طرح حصہ لیتی رہے گی کیونکہ ہمیں "وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے" کا سب سے زیادہ ادراک ہے، آج احمدی ہے جو جانتا ہے کہ وطن کی محبت کیا ہوتی ہے۔" (خطبات مسرور جلد سوئم صفحہ 611-612)

حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلانے والے اور اس نفرت کی آڑ میں مخالفین جماعت جو چاہیں بولتے رہیں، لکھتے رہیں تاہم احمدی کی سرشت میں حب الوطنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ کیونکہ ہر احمدی خواہ وہ پاکستان میں رہتا ہو، افریقہ کے کسی ملک کا باشندہ ہو، برطانوی ہو، امریکی ہو، بنگالی ہو، انڈونیشین ہو یا الجزائر کا رہنے والا ہو یا پھر کسی عرب ملک میں رہائش پذیر ہو ہمیشہ اپنے ملک کا وفادار ہے اور رہے گا وہ کبھی اپنے ملک کے ساتھ غداری کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہمارے دین نے بھی یہی تعلیم دی ہے اور پھر وطن کے ساتھ محبت کرنا تو ایمان کا حصہ ہے جو ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے، آج اگر اس ملک پاکستان کو کوئی بچا سکتا ہے تو وہ صرف احمدی ہی ہیں جس کی طرف گزشتہ کئی سالوں سے ہمارے پیارے امام اپنے ارشادات میں بار بار خصوصی دعاؤں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ ہمارے امام ہر کسی سے پیار کرتے ہیں کیونکہ آپ کے دل میں کسی کیلئے نفرت ہے ہی نہیں اور آج پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کی اگر بقا ہے تو اسی میں ہے کہ نفرت نہ پھیلائی جائے بلکہ محبت کی فصلیں بوئی جائیں اور ان کی دعاؤں سے آبیاری کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

# نعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(مکرم مصور احمد طاہر، کراچی)

قدرت کا حسین تحفہ ہے تیری مدح سرائی
راہ نجات ہے اب صرف تیری ہی راہنمائی

پھولوں نے جب سے پہنے نیلے پیلے پیرہن
ان کی نزاکتوں میں جھلک تیری ہی نظر آئی

تاروں نے جھلملاتے جو پہنے لباس فاخرہ
تیرے ذرہ نور سے بہار ان میں بھی سمٹ آئی

شمس و قمر ہیں چمکے غسل کوثر کے آب سے
کہکشاں میں رنگ و نور کی آئی تجھ سے ہی زیبائی

ملائک تیرے نور کے غسل سے ہوئے نور مجسم
تیرا نور ہے اب گناہوں سے رہائی

پڑھتا ہوں جب بھی میں قرآن کا کوئی لفظ
روح و جسم کو ملتی ہے تازہ سی توانائی

طاہرؔ اس نور کے ہر دم قربان جایئے
جن کی شفاعتوں سے ملے گی جنت میں بھی رسائی

قسط نمبر 1

# حیاتِ عزیز

## ایک تاریخی وجود اور مخلص خادم سلسلہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد کا ذکر خیر

(مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب)

"۲۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء کو خواب میں مجھے یہ دکھایا گیا کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے۔ وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے"۔ (تذکرہ ایڈیشن چہارم 2004ء ص 284)

22/اکتوبر 1899ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اشتہار بعنوان "ایک الہامی پیشگوئی کا اشتہار" شائع ہوا تھا جس کے صفحہ نمبر 2 پر مندرجہ بالا پیشگوئی درج تھی۔ اس پیشگوئی کے ضمن میں آپ نے فرمایا:

"میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی ہے کہ عزیز عزت پانے والے کو کہتے ہیں اور سلطان جو خواب میں اس لڑکے کا باپ سمجھا گیا ہے یہ لفظ یعنی سلطان عربی زبان میں اس دلیل کو کہتے ہیں کہ جو ایسی بیّن الظہور ہو جو بباعث اپنے نہایت درجہ کے روشن ہونے کے دلوں پر اپنا تسلط کر لے۔ گویا سلطان کا لفظ تسلّط سے لیا گیا ہے اور سلطان عربی زبان میں ہر قسم کی دلیل کو نہیں کہتے بلکہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو اپنی قبولیت اور روشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے۔ اور طبائع سلیمہ پر اس کا تسلطِ تام ہو جائے۔ پس اس لحاظ سے کہ خواب میں عزیز جو سلطان کا لڑکا معلوم ہوا ہے اس کی یہ تعبیر ہوئی کہ ایسا نشان جو لوگوں کے دلوں پر تسلط کرنے والا ہو گا ظہور میں آئے گا اور اس نشان کے ظہور کا نتیجہ جس کو دوسرے لفظوں میں اس نشان کا بچہ کہہ سکتے ہیں۔ دلوں میں میرا عزیز ہونا ہوگا جس کو خواب میں عزیز کے تمثل سے ظاہر کیا گیا۔

(تذکرہ صفحہ 285 جدید ایڈیشن)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رؤیا اپنے اندر ایک عظیم الشان پیشگوئی لئے ہوئے تھی۔ جو اپنے ظاہری معنوں کے لحاظ سے بھی پوری ہوئی اس رؤیا مبارکہ میں جو لڑکا آپ کو دکھایا گیا تھا وہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کے بڑے بیٹے تھے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زوجہ اول محترمہ حرمت بی بی صاحبہ دختر مرزا جمعیت بیگ صاحب (جو حضرت اقدس کے ماموں زاد تھے) کے بطن سے تھے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ ان

کے والد نے حضرت اقدس کی زندگی میں احمدیت قبول نہیں کی تھی بلکہ اپنے چھوٹے بھائی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر 25/دسمبر 1930ء کو بیعت کرنے کی سعادت پائی تھی۔مگر آپ کے بیٹے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب جو 3/اکتوبر 1890ء کو زوجہ اول محترمہ سردار بیگم صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے اس رؤیا کے قریباً ساڑھے چھ سال بعد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ یوں آپ کو حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوگئی۔سلسلہ احمدیہ کے اولین مورخ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب ایڈیٹر الحکم نے احباب جماعت کو اس عظیم الشان پیشگوئی کی جو بروز جمعۃ المبارک اواخر فروری 1906ء کو پوری ہوئی۔ان الفاظ میں اطلاع دی۔

''کیسی خوشی کی بات ہے کہ رؤیا اپنے لفظوں میں بھی پوری ہوگئی۔اس کی تفصیل یہ ہے اس رؤیا میں جو بچہ دکھایا گیا تھا وہ عزیز احمد تھا جو جناب مرزا سلطان احمد صاحب افسر مال میانوالی کا بیٹا اور حضرت مسیح موعودؑ کا پوتا ہے۔

''رؤیا مذکورہ اشارۃً درج ہوئی تھی ورنہ صاف طور پر آپ نے فرمایا تھا کہ عزیز احمد خلف مرزا سلطان احمد کو میں نے دیکھا ہے اس جمعہ کو مرزا عزیز نے اپنے برگزیدہ دادا صاحب کے ہاتھ پر انہیں مسیح موعود تسلیم کر کے بیعت کر لی۔والحمدللہ علیٰ ذالک۔''

اور اس طرح پر یہ پیشگوئی پوری ہوگئی بعض لوگ جو حقائق سے ناواقف ہیں ایسے نشانات پر غور کرنے کے عادی نہیں شائد اس کو سرسری نظر سے دیکھیں لیکن جو لوگ حالات سے واقف ہیں وہ اس کو ایک عظیم الشان نشان سمجھتے ہیں۔جس وقت اعلیٰ حضرت نے یہ رؤیا دیکھا اس وقت عزیز احمد کی عمر نو سال سے کچھ زیادہ تھی۔اور ادھر حضرت اقدس کے ساتھ کوئی تعلقات باقی نہ تھے۔عزیز احمد ایک مخالف خاندان میں پرورش پارہا تھا۔ایسی صورت میں یہ کب ممکن تھا کہ ایسی امید ہو سکے اور پھر اپنے بلوغ تک عزیز احمد زندہ بھی رہے یا خود اعلیٰ حضرت زندہ رہیں لیکن اب جبکہ اپنے خاندان میں مرزا عزیز احمد پہلا بچہ ہے جو حضرت اقدس کے ہاتھ پر بیعت توبہ کرتا ہے بحالیکہ ابھی مرزا سلطان احمد صاحب کو جو مرزا عزیز احمد کے والد ماجد ہیں یہ موقع نہیں ملا تو پھر اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں کیا شک رہا۔بلکہ یہ ایک نہیں تین نشان ہیں۔

اول۔ مرزا عزیز احمد صاحب کا اس وقت تک زندہ رہنا (خدا ان کی عمر میں برکت دے)

دوم۔ خود اعلےٰ حضرت کا زندہ رہنا

سوم۔ پھر عزیز احمد کا بیعت کرنا

غرض یہ کئی نشانوں کا مجموعہ ہے۔جو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں دکھایا۔خدا کرے کہ عزیز احمد کی بیعت اس کے باقی گھرانے پر نیک اثر ڈالنے والی ہو۔آمین۔

(الحکم 10/مارچ 1906ء صفحہ نمبر 1 کالم نمبر 2)

حضرت مرزا عزیز احمد کے بیعت کرنے کے بعد خاندان کے دیگر افراد کو بھی بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی صاحبزادی نصیرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے نکاح کے موقع پر بچپن کی

ملاقات اور حالات کے بارے میں فرماتے ہیں:

"مجھے یاد ہے میں سکول کی طرف سے ایک دن آ رہا تھا اس گلی میں سے گزر کر جس گلی میں سے گزر کر ہم (بیت الذکر) میں آتے ہیں کے سامنے تقریباً میرا ہی ہم عمر ایک چھوٹا لڑکا گزر رہا تھا میرے ساتھ اس وقت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب یا غالباً اور کوئی دوست تھے انہوں نے اس وقت اسی لڑکے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میاں تیرا بھتیجا آ گیا ہے۔اس وقت کی عمر کے لحاظ سے بھتیجے کو نہ معلوم میں نے کیا سمجھا مجھے یاد ہے۔ میں نے یہ الفاظ سنتے ہی ایک چھلانگ لگائی اور دوڑ کر گھر گیا۔میرے لئے یہ فقرہ اس وقت ایسا ہی شرمناک تھا جیسے کسی کو کہہ دیا جائے کہ غلطی سے تم مجلس میں ننگے آ گئے ہو۔ میں بھی یہ فقرہ سنتے ہی دوڑ پڑا۔انہوں نے کوشش کی کہ مجھے پکڑ کر ہم دونوں کو آپس میں ملا دیں۔لیکن میں ان سے پکڑا نہیں گیا کچھ دنوں کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور غالباً قاضی امیر حسین صاحب نے کوشش کر کے ہم دونوں کو اکٹھا کر دیا۔گھر اگرچہ ہمارے پاس پاس ہی تھے مگر مرزا سلطان احمد صاحب چونکہ باہر ملازم تھے اور ان کے بچے بھی باہر ان کے ساتھ ہی رہتے تھے۔اس لئے اپنے بھتیجے کو دیکھنے کا میرے پاس یہ پہلا موقع تھا۔ان دونوں نے ہم کو اکٹھا کر دیا اور پھر اس کے بعد بھی یہ دونوں ہم کو آپس میں ملاتے رہے۔

اس کے بعد انہوں نے میرے کانوں میں یہ بات ڈالنی شروع کر دی کہ اپنے ابا سے کہو کہ یہ بچہ بیعت کرنا چاہتا ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کا ذکر کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا بچے نے کیا بیعت کرنی ہے اس کو کیا پتہ کہ احمدیت کیا ہے اور ہم کس غرض کیلئے مبعوث ہوئے ہیں مگر یہ پھر بھی میرے پیچھے پڑے رہے اور مجھے کہتے رہے کہ جا کر کہو اس نے بیعت کرنی ہے۔آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے اجازت دے دی اور فرمایا اسے جا کر گھر میں لے آؤ۔ چنانچہ میں انہیں اپنے گھر لے گیا جہاں تک مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت کوئی تصنیف فرما رہے تھے۔آپ نے اس بچے کو دیکھا۔اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کوئی بات کی جو اس وقت مجھے یاد نہیں اور پھر ہم چلے آئے اس کے یہ معنی تھے کہ گویا انہیں ہمارے گھر میں آنے کا پاسپورٹ مل گیا پھر میں بھی بڑا ہوا اور وہ بھی بڑے ہوئے۔انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دستی بیعت کر لی۔"

(خطبات محمود جلد سوم نکاح 478 تا 479)

## بیعت

حضرت مولوی محمد الدین صاحب ایم اے علیگ صدر سابق صدر انجمن احمدیہ بیان کرتے ہیں:

جس وقت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی بیعت ہوئی اس وقت وہ بھی مسجد مبارک قادیان میں موجود تھے اور جہاں تک آپ کو یاد پڑتا ہے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے میاں صاحب کو پکڑ کر آگے کر دیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش کیا اس طرح رؤیا کے وہ الفاظ بھی پورے ہوئے کہ "وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور سامنے بٹھایا گیا"

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے بیعت کرنے پر حضرت

اقدسؑ بہت خوش ہوئے۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد تحریر کرتے ہیں:

''حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ان کی بیعت کا پیغام لے کر حضور کی خدمت میں گئے تھے۔ اور حضور نے اس پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور غالباً دوسرے ہی روز اپنے گھر میں ان کی دعوت کی جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب بھی شامل تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کا بیان ہے:
دو تخت بچھے ہوئے تھے ان پر ایک چارپائی بچھی ہوئی تھی ہم نے وہاں کھانا کھایا حضرت (اماں جان۔ ناقل) کھانا نکال کر دے رہی تھیں اور حضرت صاحب پاس ہی ٹہل رہے تھے اور جہاں تک مجھے یاد ہے نہایت خوش نظر آتے تھے۔ یقین سے تو نہیں کہہ سکتا مگر کچھ یاد پڑتا ہے کہ حضرت اقدسؑ نے میری طرف اشارہ کر کے حضرت خلیفہ ثانی سے کہا محمود یہ تمہارا بھتیجا ہے۔''

(تاریخ احمدیت جلد سوم، ایڈیشن دوم، دسمبر 1962ء صفحہ 489)

آپ اپنی بیعت کے سلسلہ میں مزید فرماتے تھے کہ:۔
''جب میں نے بیعت کی تو میرا بیعت کرنا تائی (یہ حضرت اقدس کی بڑی بھاوج تھیں اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کو انہوں نے اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ یہ ساری عمر حضرت اقدس کے خلاف رہیں مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد خلافت میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئی تھیں) کو ناگوار گزرا۔ انہوں نے میرے والد صاحب سے شکایت کے رنگ میں کہا ''عزیز نوں مار وگ گئی اے۔''

محترم والد صاحب نے جواباً فرمایا:
''تائی خیرا ے نمازاں تے پڑھےگا''

(الفضل ربوہ 24 فروری 1973ء)

## ابتدائی تعلیم

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اپنی ملازمت کے سلسلہ میں قادیان سے باہر ملازم تھے اس لئے آپ والد صاحب کے ساتھ رہے جہاں ملازمت رہی آپ تعلیم پاتے رہے مگر 1901ء میں آپ تعلیم الاسلام سکول میں تعلیم پا رہے تھے اور آپ کے پرائیویٹ ٹیوٹر مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب تھے۔

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ بیان کرتے ہیں:

صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب نے جب دسویں جماعت کا امتحان دینا تھا تو میں ان کو گھر پڑھایا کرتا تھا۔ میں ان کے ساتھ بٹالہ گیا جہاں انہوں نے امتحان دینا تھا اور ان کے امتحان کے لئے جانے سے قبل میں دو نفل پڑھتا تھا۔ ایک روز میں نے سلام پھیرتے ہی جلدی سے انہیں کہا کہ فلاں سوال نہیں آتا تو جلدی سے کر لو یہ امتحان میں آئے گا۔ چنانچہ وہ سوال امتحان میں آ گیا ان کے کامیاب ہونے پر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے ایک تھالی مٹھائی اور بیس روپے بھجوائے۔ ماسٹر صاحب نے روپے لینے کی بجائے یہ پسند کیا کہ محلہ دارالفضل والی سات آٹھ کنال اراضی کے مالکانہ حقوق آپ کو منتقل کر دیئے جائیں جو آپ نے خرید کی ہوئی تھی چنانچہ حضرت ممدوح نے ایسا ہی کر دیا۔

(رفقاء احمد جلد ہفتم، طبع دوم صفحہ 96-97)

قبولیت احمدیت کے بعد احباب جماعت کا تعلق آپ سے بڑھ گیا اور آپ کے بارے میں اخبار الحکم اور بدر میں مصروفیات کا ذکر ہونے لگا۔ مثلاً الحکم نے لکھا:

مرزا عزیز احمد صاحب نبیرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام علی گڑھ کالج میں تعلیم پانے کے لئے آج روانہ ہوئے۔

(الحکم قادیان 24 جنوری 1906ء)

مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب صاحبزادہ صاحب کو علی گڑھ کالج میں داخل کرانے کیلئے ان کے ساتھ گئے۔ اور ضروری فرنیچر دہلی سے خرید کر پہنچایا اور ان کو اچھی طرح آگاہ کیا کہ علی گڑھ میں نئے طالب علم کو لڑکے تنگ کرتے ہیں اور پنجابیوں کا خاص طور پر فاختہ اُڑایا جاتا ہے۔

(رفقاء احمد جلد دہم، طبع دوم، صفحہ 23)

آپ کے علی گڑھ کالج میں داخلے کو ہدف تنقید بنایا گیا بعض اخبارات نے اعتراضات کیے کہ اسلامیہ کالج لاہور کو چھوڑ کر آپ کو علی گڑھ میں کیوں داخل کیا گیا ہے خاص طور پر ایڈیٹر پنجہ فولاد لاہور نے اس کو موضوع بحث بنایا۔ جس کا تفصیلی ذکر حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے اخبار الحکم مورخہ 17 جون 1906ء صفحہ 10 پر ”حضرت اقدس کا پوتا علی گڑھ کالج میں“ کے عنوان سے کیا۔ علی گڑھ میں قیام کے دوران ایک دفعہ آپ نادانستہ طور پر طلباء کی ایک سٹرائک میں شامل ہو گئے۔ جسے حضرت مسیح موعودؑ نے ناپسند فرمایا اور اخبار میں باقاعدہ اعلان شائع فرمایا:

(بدر قادیان 14 مارچ 1907ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم، طبع دوم صفحہ 172)

اس پر آپ نے حضور کی خدمت میں میانوالی سے (جہاں آپ موسمی رخصتوں میں مقیم تھے) لکھا:

اس سلسلے میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں معافی کا یہ خط حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے لکھ کر مرزا عزیز احمد صاحب کو بھجوایا تھا کہ اس کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں معافی مانگو۔

(.....)

بخدمت امام زماں حضرت مسیح موعود............

(سلام مسنون)

”فدوی اپنے گزشتہ قصوروں کی معافی طلب کرتا ہے اور التجاء کرتا ہے کہ اس خاکسار کی گذشتہ کوتاہیوں کو معاف کر کے زمرہ تابعین میں شامل کیا جائے۔ نیز اس عاجز کے حق میں دعا فرماویں کہ آئندہ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔“

حضور کا عاجز عزیز احمد

اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ:

”ہم وہ قصور معاف کرتے ہیں۔ آئندہ تم پرہیزگار اور سچے ......کی طرح زندگی بسر کرو اور بُری صحبتوں سے پرہیز کرو۔ بُری صحبتوں کا انجام آخر بُرا ہی ہوا کرتا ہے“

(بدر 17 اکتوبر 1907 بحوالہ ملفوظات جلد پنجم طبع دوم 173)

## حضرت اقدس کا وصال

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب بیان کرتے ہیں:

مئی 1908ء میں جب حضرت اقدس کا وصال ہوا تو میں رائے ونڈ ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک گاؤں اعظم آباد میں مقیم تھا۔ وہاں میرے خسر میرزا اسلم بیگ صاحب مرحوم کی اراضی تھی۔ وہاں بذریعہ تار میرے والد صاحب نے مجھے حضرت اقدس کے وصال کی اطلاع دی اور مجھے فوری

طور پر واپس بلا بھیجا اور میں واپس قادیان چلا گیا۔
(روایات میرزا عزیز احمد صاحب از رجسٹر روایات نمبر 7 صفحہ 77-79)

## روایات

### (1) بیعت سے پہلے خواب:

غالباً مڈل کی جماعتوں میں جب تھا اس وقت یہاں ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) نے مجھے جو پڑھایا کرتے تھے مجھے گاہے گاہے...... ''دعوت الی اللہ'' کی۔ اس وقت ہمارے گھر میں سے اور رشتہ داروں میں سے کوئی احمدی نہیں تھا......نویں جماعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی جو کہ اس وقت سکول میں تعلیم پا رہے تھے گاہے گاہے ''دعوت الی اللہ'' کی ...... شیخ یعقوب علی صاحب بھی جب موقع ملتا مجھے ''دعوت الی اللہ'' کرتے تھے۔

اُس زمانہ میں مجھے کئی خواب آئے مجھے اس وقت صرف ایک یاد ہے۔ اور وہ یہ کہ میں نے دیکھا کہ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک تالاب کے ایک کنارے پر بندوقیں لئے بیٹھے ہیں اور دوسری طرف مرزا نظام الدین صاحب اور دیگران تھے یہ تالاب وہ ہے جو محلہ دارالانوار میں عبدالرحیم درد صاحب کے مکان کے سامنے واقعہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس وقت مجھے اشتہار بھی دیا کرتے تھے ایک اشتہار جو انہوں نے دیا تھا وہ غالباً عبداللہ آتھم کے متعلق تھا۔

### بیعت

میں نویں جماعت میں تھا جب میں نے بیعت کی۔ ایک دن شیخ یعقوب علی صاحب مغرب کی نماز میں میرے ساتھ ہو لئے (میں اس سے پہلے بھی (بیت) مبارک میں نماز ادا کیا کرتا تھا میں صحیح طور پر نہیں کہہ سکتا مگر اس نماز میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی میرے آس پاس ہی تھے ممکن ہے اور کوئی بزرگ بھی ہو مگر مجھے نام یاد نہیں ہے۔ یہ احباب مجھے عین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس لے گئے۔ انہوں نے حضرت اقدس سے کہا کہ عزیز احمد حضور کی بیعت کرنا چاہتا ہے یہ مجھے یاد نہیں کہ آیا حضرت اقدس نے مجھے کچھ کہا کہ نہیں۔ مگر انہوں نے میری بیعت لے لی۔ مجھے بہت مبارکیں دی گئیں۔

غالباً دوسرے ہی روز حضرت اقدس نے اپنے گھر میں دعوت کی۔ اس دعوت میں حضرت خلیفہ ثانی، میاں بشیر احمد صاحب، میاں شریف احمد صاحب، میر محمد اسحاق صاحب اور دوسرے بچے شامل تھے۔ دو تخت پوش بچھے ہوئے تھے ان پر ایک چاندنی بچھی تھی ہم نے وہاں کھانا کھایا۔ حضرت ---(اماں جان) کھانا نکال کر دے رہی تھیں اور حضرت صاحب پاس میں ٹہل رہے تھے اور جہاں تک مجھے یاد ہے نہایت ہی خوش نظر آتے تھے۔ حضرت اقدس نے میری طرف اشارہ کر کے حضرت خلیفہ ثانی کو کہا کہ ''محمود یہ تمہارا بھتیجا ہے''

بیعت کے غالباً کچھ دن بعد قبلہ والد صاحب قادیان رخصت پر تشریف لائے اور اماں جی (تائی صاحبہ) نے ان کو کہا کہ:

''سلطان احمد ویکھوا سے یعنی (مجھے) کیا واگ گئی اے''

اس پر والد صاحب مرحوم نے کہا تائی ''کی ہویا'' تائی نے کہا ''اینوں بیعت لگے''

اس پر والد صاحب مرحوم نے کہا کہ تائی ساڈے نالوں تے چنگا ہی رہیگا۔ نمازاں تے پڑھیا کرے گا۔

اس پر غالباً اماں جی کچھ ناراض سی ہوئیں ۔خدا کی قدرت اس دن سے کئی سال بعد اماں جی مذکورہ نے خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

اس کے بعد مرزا بشیر احمد صاحب کی شادی میں مجھے حضرت اقدس نے بطور براتی بہ ہمراہی حضرت خلیفہ ثانی ، میر ناصر نواب صاحب، میر محمد اسحاق صاحب وغیرہم بھی تھے بھیجا غالباً دعوت ولیمہ میں بھی میں شامل ہوا تھا۔

میں علی گڑھ کالج میں داخل ہوگیا وہاں 1907ء میں ایک سٹرائیک طلباء نے کی یہ انگریز پروفیسران کالج کے خلاف تھی میں اس میں شامل ہوگیا۔گو ماسٹر محمد دین صاحب ،صوفی غلام محمد صاحب اس میں شامل نہ ہوئے ۔اس بناء پر حضرت اقدس نے میرا اخراج جماعت سے کر دیا۔

میں تو خاموش رہا مگر قبلہ والد صاحب نے خود مجھے ایک معافی نامہ تحریر کر کے بھیجا اور لکھا کہ میں اس کی نقل کر کے اس پر دستخط کر کے فوراً بلا تاخیر حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کر دوں میں نے ایسا ہی کیا اور میری معافی کا اعلان ہوگیا۔

## خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت کی سعادت پائی۔اور خلیفہ وقت سے اپنے ذاتی تعلقات پیدا کئے اور برابر اس میں اضافہ ہوتا رہا حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی ہمیشہ آپ سے بہت شفقت اور مروت سے پیش آتے ۔علی گڑھ میں تعلیم کے دوران آپ سے خط و کتابت کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ جس میں راہنمائی نصیحت اور تعلیم و تربیت سب کچھ ہوتا تھا۔

ایک خط کا نمونہ درج ذیل ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے علی گڑھ میں تعلیم پانیوالے احمدی طلبا کے نام تحریر فرمایا:

نورالدین کی طرف سے بگرامی خدمت عزیزان مرزا عزیز احمد، میاں فقیر اللہ، خیر الدین، سردار خان، مولوی عبدالقدیر، شیر محمد، بدر حسین محمد صاحب، عمر حیات، علاؤالدین۔

(سلام مسنون)

میرے پیارو! جہاں تم ہو وہ بڑے بڑے دو امتحانوں کی جگہ ہے۔ وہاں بی اے، ایف اے کے ساتھ کیمبرج آکسفورڈ کی ہوا بھی چلتی ہے اور ہم لوگ وادی غیر ذی زرع کی ہوا کے گرویدہ ہیں اور اس کے دلدادہ۔ذرا ہمت سے کام لو کہ دونوں طرح پاس ہو جاؤ۔ فازفوزاً عظیما کا گروہ بنو۔آمین یارب العالمین۔

(ماہنامہ خالد نومبر 1962ء صفحہ 10)

## ایم۔اے میں کامیابی

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔اے کا امتحان دیا تھا۔مئی 1913ء کے آخری عشرہ میں جو نتیجہ نکلا۔تو آپ اپنی کلاس میں اوّل آئے ۔اس سلسلہ میں خاکسار نے جب حضرت مرزا صاحب موصوف سے گفتگو کی تو آپ نے ایک نہایت ہی دلچسپ بات بیان فرمائی کہ:

''میں نے جب ایم۔اے کا امتحان دیا۔تو چونکہ ہاؤس اگزیمینیشن (House Examination) میں عموماً فیل ہوا کرتا تھا اس لئے اس امر کا وہم بھی نہیں کر سکتا تھا کہ میں اپنی کلاس میں اوّل بھی آ سکتا ہوں ۔لیکن ایک روز جب کہ امتحان بہت نزدیک تھا۔رات بارہ بجے جو میں سونے لگا۔تو

میں نے خیال کیا کہ آج تہجد ہی کیوں نہ پڑھ لیں۔ چنانچہ میں نے وضو کیا۔ نماز کے لئے کھڑا ہوا تو سجدے میں یہ دعا کی یا اللہ! مجھے امتحان میں فرسٹ کر دے کل پانچ ہی تو طالبعلم ہیں۔ ان میں سے اول نمبر پر پاس کرنا تجھے کیا مشکل ہے۔ میں یہ دعا کر ہی رہا تھا کہ نماز ہی میں میری ہنسی نکل گئی اور میں سوگیا۔ رات خواب میں دیکھا (ایک چبوترہ ہے جس پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب ایک کرسی پر بیٹھے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ عزیز احمد کو دوائی دو۔ ناقل) کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں تم یونیورسٹی بھر میں اول نمبر پر پاس ہو گے اور ساتھ ہی فرمایا کہ تہجد کی نماز سے تمہارے بڑے بڑے کام ہوں گے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور پھر میں ہنس پڑا۔ جب امتحان دے کر واپس قادیان پہنچا تو حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ سناؤ میاں! کوئی خواب آئی ہے؟ میں نے عرض کی کہ حضور! یہ خواب آئی ہے۔ فرمایا۔ تم یقیناً یونیورسٹی بھر میں اول نمبر پر پاس ہو گے۔ میں نے کہا حضور! یہی بات تو ناممکن نظر آتی ہے۔ فرمایا۔ تم میرے ساتھ شرط کر لو۔ میں نے عرض کی۔ حضور! شرط تو جائز نہیں۔ فرمایا ہم جائز کر لیں گے۔ اگر تم نے اول پوزیشن حاصل کر لی تو پچاس روپے میرے یتیم خانے میں دے دینا۔ بصورت دیگر پچاس روپے میں تم کو دے دوں گا۔ ان دنوں امتحانوں کے نتائج تین چار روز کے بعد ہی نکل آیا کرتے تھے۔ یہ باتیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مطب میں ہو رہی تھیں۔ جب باہر نکلا تو میاں شیخ محمد صاحب چٹھی رساں نے مجھے اونچی آواز میں مبارکباد دی اور کہا کہ میاں! آپ یونیورسٹی بھر میں اول نمبر پاس ہوئے ہیں۔ پندرہ بیس تاریں مجھے بھی دیں۔ جو میرے دوستوں نے میرے نام بھیجی تھیں"۔

حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ:

"یہ نتیجہ چونکہ میری توقع کے بالکل خلاف تھا۔ اس لئے اطمینان قلب کے لئے میں لاہور گیا۔ جب وہاں اس نتیجہ کو درست پایا تو بہت خوشی ہوئی"

حضرت مرزا صاحب موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ:

"حضرت خلیفہ اول نے یہ بات بھی بیان فرمائی تھی کہ میاں تہجد پڑھنے سے تمہارے بڑے بڑے کام ہوا کریں گے۔ آپ کے اس قول کو بھی میں نے اپنی زندگی میں آزمایا ہے۔ جب بھی میں نے تہجد میں کسی امر کے لئے دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرا وہ کام کر دیا ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک"

حضرت صاحبزادہ صاحب کو ایک دفعہ پیشاب کی تکلیف ہوگئی تو آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی خدمت میں علاج کیلئے حاضر ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے معائنہ کے بعد علاج، نیم برشت انڈہ تجویز فرمایا۔ صاحبزادہ صاحب فرمانے لگے حضور پیشاب میں انڈہ تو ضرر رساں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول فرمانے لگے: نہ تم حکیم نہ تمہارا باپ حکیم نہ تمہارا دادا حکیم، ہم نے تمہارے دادا کو حکیم سمجھ کر نہیں مانا تھا۔ البتہ تمہارا پڑدادا حکیم تھا اور نسخہ والا کاغذ پھاڑ دیا۔

اس طرح ایک دفعہ گھر میں کوئی بیمار ہوا تو رات کے وقت حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کی خدمت میں آپ کو بیمار دیکھنے کے لئے کہا۔ خاکسار حضرت خلیفہ اوّل کی خدمت میں حاضر ہوا معائنہ کے بعد دوا تجویز کی۔ حضرت مرزا سلطان صاحب رات بیوقت تکلیف

دینے پر معذرت کرنے لگے۔ حضرت خلیفہ اول نے وفور محبت سے آپ کے گلے میں باہیں ڈال دیں اور فرمایا میاں تکلیف کیسی ہم تو تمہارے غلام بلکہ تمہارے غلاموں کے بھی غلام ہیں۔

## عائلی زندگی

آپ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی جنوری 1911ء میں مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ دختر مرزا اسلم بیگ صاحب لاہور سے ہوئی۔ جو آپ کے پہلے بھی رشتہ دار تھے۔ جو تین بچے صاحبزادی نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا ظفر احمد صاحب مرحوم، مرزا سعید احمد صاحب، مرزا مبارک احمد صاحب چھوڑ کر وفات پا گئیں۔ صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب نے 13 جنوری 1938ء دوران تعلیم لندن میں وفات پائی۔ مرزا مبارک احمد صاحب 1942ء میں فوت ہو گئے۔

دوسری شادی محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب سے فروری 1930ء کو ہوئی۔ آپ نے 24 جون 1987ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب (ناظر اعلیٰ و امیر مقامی)۔ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب (ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ) اور چار صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔

پہلی منگنی کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

”مجھے وہ دن بھی یاد ہے کہ جہاں آج کل مرزا گل محمد کی دوکانیں ہیں وہاں ایک چبوترہ ہوا کرتا تھا۔ جس پر عام لوگ بیٹھ جایا کرتے تھے مرزا نظام الدین صاحب اور ان کے بھائی بھی وہاں بیٹھ جاتے اور بعض احمدی بھی بعض دفعہ بیٹھ جاتے۔ ہم بچے بھی کبھی وہاں کھیلا کرتے تھے۔ میری عمر اس وقت سات آٹھ سال کی تھی ہم وہاں کھیل رہے تھے۔ کہ ایک چھوٹی سی لڑکی جو چار پانچ سال کی ہو گی وہاں کھیلتی ہوئی آئی اور کسی نے مجھ سے کہا کہ یہ لڑکی تمہارے بھتیجے عزیز احمد کی منگیتر ہے (اس وقت تک شاید مرزا عزیز احمد صاحب سے میری ملاقات ابھی نہیں ہوئی تھی) میں نہیں جانتا کہ آج کل کے بچوں میں بھی یہ احساس ہے یا نہیں مگر اس وقت مجھے یہ بات بڑی ہی شرمناک معلوم ہوئی میرا دل دھڑکنے لگ گیا مجھے پسینہ آ گیا اور میں نے کہا یہ منگیتر ہے اس سے میں سمجھتا ہوں کہ بچپن میں ہی یہ بات طے ہو چکی ہو گی۔ پھر ہم بڑے ہوئے ہماری شادیاں ہوئیں۔

(خطبات محمود جلد سوئم نکاح صفحہ نمبر 480)

آپ کی تقریب نکاح کے بارے میں اخبار بدر نے بھی لکھا ہے:

ہمارے مرزا عزیز احمد صاحب احمدی جن کو احمدیہ پبلک سے انٹروڈیوس کرنے کیلئے مجھے کہنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے کا نکاح لاہور میں مرزا اسلم بیگ کی لڑکی سے ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قران السعدین کو مبارک کرے۔

(اخبار بدر 3 تا 10 نومبر 1910ء)

## تقریب شادی

تقریب شادی کے سلسلہ میں اخبار بدر نے لکھا:

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب بی۔اے جن کا نکاح لاہور ہو چکا تھا۔ آپ اپنی دلہن کو لے کر قادیان تشریف لے آئے۔ سب سے پہلے دلہا دلہن حضرت خلیفۃ المسیح (اول) کے حضور حاضر ہوئے اور بیعت کی۔ اس کے

بعد قادیان میں بھی ولیمہ ہوا۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے اس خوشی میں مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کو ایک سو روپیہ دیا اور پھر جلد واپس تشریف لے گئے۔

(اخبار بدر قادیان 5 جنوری 1911ء)

آپ کے دوسرے نکاح کے موقعہ 20 ؍فروری 1930ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:

اس وقت میں مرزا عزیز احمد صاحب کے نکاح کے اعلان کیلئے کھڑا ہوا ہوں جو کہ نصیرہ بیگم بنت میر محمد اسحاق صاحب سے قرار پایا ہے مرزا عزیز احمد صاحب کو پچھلے عرصہ میں قادیان کم آتے رہے ہیں اور جب آتے ہیں تو بہت کم لوگوں سے ملتے ہیں یہ نہیں کہ مجھ سے نہیں ملتے بلکہ باقی جماعت کے لوگوں سے سوائے اپنے چند احباب کے کم ملتے ہیں مگر ساری جماعت کے لوگ ان سے واقف ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے ہیں اور انہیں ایک فوقیت حاصل ہے اور وہ یہ کہ جب ہمارے بڑے بھائی مرزا سلطان احمد صاحب کو سلسلہ کے متعلق اظہار خیال کا موقع نہ ملا تھا۔ اس وقت انہوں نے بیعت کی تھی۔ اگرچہ ان کی اس وقت کی بیعت میں اساتذہ کا بہت کچھ دخل تھا اور خود میرا بھی دخل تھا۔ میرے ذریعہ ہی ان کی بیعت کا پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا گیا تھا اور مجھے خوب یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی والدہ سے بہت محبت تھی جبکہ خاندان میں بہت مخالفت تھی اور آنا جانا بھی بند تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ عزیز احمد کی والدہ کئی بار آیا جایا کرتی ہیں اور روتی رہتی ہیں کہ لوگوں نے خاندان میں یہاں تک تفرقہ ڈال دیا ہے کہ ہم ایک دوسرے سے مل بھی نہیں سکتے۔

دوسرا خاندان میر صاحب کا ہے جن سے ساری قادیان واقف ہے واقف تو مرزا عزیز احمد صاحب سے بھی ہے مگر میں نے اس لئے ذکر کیا ہے کہ وہ اس نقص کی اصلاح کر لیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوست اس نکاح کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں گے میں پانچ ہزار روپیہ مہر پر اس نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

(خطبات محمود جلد سوم نکاح صفحہ نمبر 246-247)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی آپ کی دوسری شادی میں شامل ہوئے۔ سیدہ نصیرہ بیگم حضرت مصلح موعود کی ماموں زاد تھیں۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے موقع کی مناسبت سے شادی بیاہ کے بارے میں بعض ہدایات بیان فرمائیں۔ اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی تقریر فرمائی جو لجنہ اماء اللہ کی شائع کردہ کتاب اوڑھنی والیوں کے لئے پھول صفحہ 247 تا 249 پر درج ہے۔ بعد میں حضور نے اپنی دعاؤں کے ساتھ دلہن کو رخصت فرمایا۔ اگلے دن صاحبزادہ صاحب نے دعوت ولیمہ کا انتظام فرمایا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے علاوہ قادیان کے معززین کی کثیر تعداد نے شرکت فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے نکاح (26دسمبر 1955ء) کے موقعہ پر فرمایا:

”یہ لڑکا بھی ہمارے خاندان میں سے وقف ہے مرزا عزیز احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ وہ اپنے اس بچہ کو اعلیٰ تعلیم دلائیں چنانچہ اس کا یہ لڑکا ایم۔اے میں پڑھ رہا ہے ابھی پاس تو نہیں ہوا لیکن انگریزی میں ایم۔اے کا امتحان دے رہا ہے اور کہتے ہیں کہ انگریزی میں بڑا لائق ہے میرا

ارادہ یہ ہے کہ بعد میں یہ کالج میں پروفیسر کے طور پر کام کرے۔" (خطبات محمود جلد سوم نکاح صفحہ نمبر 625)

صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بطور انگریزی کے استاد کے خدمت کی توفیق ملی۔ 1972ء میں تعلیمی اداروں کی نیشنلائزیشن کے بعد آپ کو ناظر خدمت درویشاں، ناظر امور عامہ، ناظر امورِ خارجہ، صدر مجلس انصار اللہ پاکستان اور اس وقت بطور ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

دوسرے صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کو بھی وقف زندگی کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے ایم۔اے تک تعلیم پائی وقف زندگی کے بعد بطور ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ ناظر تعلیم۔ ناظر اصلاح وارشاد مقامی۔ ناظر دیوان۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور صدر مجلس انصار اللہ پاکستان خدمت کی سعادت پائی۔ اس وقت آپ ناظر دیوان، صدر ربوت الحمد سوسائٹی، نائب صدر وقف جدید کے علاوہ متعدد دیگر خدمات سلسلہ سرانجام دے رہے ہیں۔ **(باقی آئندہ)**

---

**(بقیہ صفحہ 38)** وہ اپنے معالج کے مشورہ کے ساتھ ایک گلاس پانی میں ایک چٹکی نمک اور ایک عدد لیموں نچوڑ کر پی لیں فائدہ ہوگا۔ موٹاپے میں مبتلا افراد کو چاہئے کہ وہ ایک گلاس گرم پانی میں ایک چمچ شہد اور ایک عدد لیمن نچوڑ کر رات کو سوتے ہوئے پی لیا کریں۔ گرم مزاج والوں کو کھانے کے درمیان اور بعد میں لازمی طور پر پانی پینا چاہئے لیکن سرد مزاج والوں کو کھانا کھانے سے نصف گھنٹہ قبل دو گھونٹ اور کھانے کے ایک گھنٹہ بعد دو گھونٹ پانی پینا چاہئے۔ دورانِ طعام یخ پانی سے پرہیز کرنا چاہئے، اس سے قوتِ ہاضمہ کمزور کرتی ہے۔ قبض کے مریض نہار منہ پانی پیا سکتے ہیں۔ بالعموم قبض کی بیماری انتڑیوں میں خشکی بڑھ جانے سے ہوتی ہے جب کہ پانی سرد تر ہونے کی وجہ سے انتڑیوں کی خشکی ختم کرتا ہے۔

قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق کہ کھائیں اور پئیں تاہم بد اعتدالی نہ کریں، ہمیشہ پانی پینے میں بھی احتیاط کو مدنظر رکھیں مثلاً گرم کھانے کے بعد، ترش اشیا کھانے کے بعد، کھیرا، تربوز اور خربوزہ کھانے کے بعد؛ دھوپ سے آنے کے بعد یکلخت ٹھنڈا پانی پیا، سو کر اٹھنے اور نہانے، محنت اور ورزش کرنے کے فوراً بعد اور دودھ اور چائے پی چکنے کے معاً بعد پانی پیا ضرر رساں ثابت ہوسکتا ہے۔ پانی گھونٹ گھونٹ پیا چاہئے، ایک دم گلاس بھر پینے سے بھی مضر اثرات سامنے آسکتے ہیں۔ پانی جسمانی ضرورت اور گنجائش کے مطابق ہی پیا چاہیے ورنہ پانی کی زیادتی نفخ، اپھارہ اور بھاری پن پیدا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ کوشش کریں کہ تازہ پانی پیا جائے، پلاسٹک کی بوتلوں میں زیادہ دیر بند پانی بھی صحت کے لیے مضر ہوسکتا ہے۔ پانی کوشش کرکے ابال کر پینا چاہئے اور ابلے پانی کا پھیکا پن دور کرنے کیلئے حسب مزاج اس میں الائچی، پودینہ، سبز چائے وغیرہ کی چند پتیاں شامل کی جاسکتی ہیں۔ ہمارے ملک میں پانی کے بارہ میں مختلف سروے کئے گئے۔ جن علاقوں کے مکین تازہ اور صاف پانی پینے کیلئے تگ و دو کرتے ہیں وہ پیٹ و جگر اور مثانے کے امراض کے علاوہ انفیکشن سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ پس صحت اور زندگی سے بڑھ کر کسی چیز کی قیمت نہیں۔ کوشش اور اہتمام کرکے تازہ اور صاف شفاف پانی کا اہتمام کرنا چاہئے پانی ابال کر پینے کی عادت ڈالئے اور اپنے اور اپنے بچوں کی قیمتی زندگی بچائیے اور اپنی قیمتی جان کو نافع الناس بنا کر قرآنی ارشاد کے مطابق اپنی زندگی کو لمبا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ نفع رساں وجود زمین پر ٹھہر جایا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نافع الناس وجود بنائے۔

**(مدیر)**

طب وصحت

# پانی زندگی ہے

[redacted]

قرآن کریم میں یہ ابدی صداقت بیان کی گئی ہے کہ ہم نے پانی سے ہی ہر جاندار چیز کو زندگی بخشی ہے۔اور سچ بھی یہی ہے کہ پانی کے بغیر زندگی کا مزہ نہیں۔زمین کے علاوہ دیگر سیاروں پر زندگی کا کھوج لگانے والے سب سے پہلے پانی سے ہی زندگی کی امید ڈھونڈتے ہیں۔جہاں پانی ہماری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے وہاں اس کے ضیاع سے بھی بچنا چاہئے۔

انسانی وجود چار عناصر آگ (حرارت)،مٹی، ہوا اور پانی پر مشتمل ہے۔انہی چار عناصر کی مناسبت سے انسانی جسم میں چار اخلاط صفرا، سودا، بلغم اور خون کی افزائش ہوتی ہے۔ مذکورہ اخلاط انسانی جسم کے مزاج کا تعین کرتے ہیں اور پھر یہی مزاج ہمارے بدن کی تندرستی یا بیماری کا ذریعہ بنتے ہیں۔آگ کا مزاج گرم خشک، مٹی کا سرد خشک، ہوا گرم تر مزاج اور پانی کا مزاج سرد تر ہے۔اگرچہ انسانی وجود کی تخلیق میں پانی کے ساتھ دیگر عناصر کی اہمیت بھی اپنی جگہ مسلمہ ہے لیکن پانی ایک ایسا عنصر ہے جو انسانی جسم میں ستر فی صد تک پایا جاتا ہے۔پانی آکسیجن اور ہائیڈروجن کا کیمیائی مرکب ہے جو کائنات میں ہر ذی روح کی زندگی کا سب سے بڑا سبب ہے۔

خطہ ارض کی تمام مخلوقات کی زندگی کا دارومدار پانی پر ہے۔دنیا میں انگنت انسان پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں۔خدا تعالیٰ خدمت خلق کے جذبات سے بھرپور تنظیم ہیومینیٹی فسٹ کو افریقی ممالک میں صاف پانی پینے سے محروم دکھی انسانیت کیلئے نلکوں اور واٹر پمپس لگوانے کی توفیق عطا فرمارہا ہے۔تازہ اور صاف پانی سے محروم نوع بشر کیلئے یہ زمینی مائدہ آسمانی مائدہ سے کم نہیں ہے۔اسی طرح شعبہ ایثار کے تحت مجلس انصار اللہ پاکستان وطن عزیز کے کئی اضلاع میں پانی سے محروم انسانیت کیلئے نلکوں کا اہتمام کررہی ہے۔تاانہیں بھی میٹھا اور صاف پانی مل سکے۔

جدید میڈیکل سائنس نے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر جسمِ انسانی میں پانی کی مطلوبہ مقدار میں کمی واقع ہو جائے تو انسانی زندگی خطرے سے دوچار ہونے لگتی ہے۔ پانی ایک ایسا مادہ ہے جو تینوں حالتوں؛ٹھوس (برف) مائع (پانی) اور گیس یعنی بخارات کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ پاکیزہ، صاف اور شفاف پانی ہمارے جسم سے مضر اور فاضل مادوں کو خارج کرکے ہماری تندرستی اور صحت میں معاون ہوتا ہے۔ غیر شفاف اور آلودہ پانی کئی ایک امراض جیسے ٹائیفائیڈ، ہیضہ، پیچش، اسہال، قبض، بدہضمی اور پیٹ کی خطرناک بیماریوں کا سبب بن سکتا ہے۔ اگرچہ پانی میں بظاہر کوئی قابلِ ذکر غذائیت نہیں پائی جاتی تاہم اس کے بغیر زندگی کا لطف نہیں۔پانی غذا کو ہضم کرنے اور جسم میں خون کی روانی بحال رکھنے میں ایک لازمی اور بنیادی غذائی جزو مانا گیا ہے۔

## طبی فوائد

پانی مزاج کے لحاظ سے سرد تر ہے۔یہ پیاس بجھاتا ہے اور بے ہوشی، تھکاوٹ، ہچکی، قے اور قبض کے امراض کو دور کرنے میں کام آتا ہے۔یرقان اور پیشاب کی جلن میں

مفید ہے۔انسانی جسم سے فاضل مادوں کو پیشاب اور پسینے کے راستے خارج کرتا ہے۔کولیسٹرول لیول کو اعتدال پر لاتا ہے،خون کو گاڑھا ہونے سے بچاتا اور نظام دورانِ خون کی کارکردگی کو بحال اور رواں رکھنے میں انتہائی اہم کردار کا حامل ہے۔

پانی جلدی خلیات کو تازگی مہیا کرکے جلد کو ملائم ،نرم اور خوب صورت بناتا ہے۔خون کو تازہ آکسیجن کی فراہمی کے ذریعے چہرے کو شگفتگی بخشتا ہے۔یہ اپنی سردی اور تری کی بدولت انسانی جسم کی حدت وحرارت کو اعتدال پر رکھنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ غذا کو رقیق بنا کر ہضم ہونے میں مدد دیتا ہے۔

جاپانی معاشرہ قدیم روایات پر قائم ہے۔یہاں خواب بیداری یا نیند سے جاگنے کے ساتھ ہی صبح نہار منہ پانی پینے کا رواج عام ہے۔سائنسی تجربات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ نہار منہ پانی پینا فائدہ مند ہے۔جاپان کی میڈیکل سوسائٹی کی ایک رپورٹ کے مطابق صبح سویرے نیند سے بیدار ہوتے ہی پانی پینے کا عمل دیرینا اور پیچیدہ امراض کے علاوہ جدید بیماریوں کا موثر علاج ثابت ہوا ہے۔پانی کے ذریعے بعض بیماریوں کا کامیاب علاج ممکن ہے ۔مثلاً سر اور جسم کا درد، موٹاپے کے سبب جنم لینے والی بیماریاں، گردے کی خرابی، امراض معدہ، بلڈ پریشر اور ذیابیطس وغیرہ۔

جاپان کی میڈیکل سوسائٹی کی ایک رپورٹ کے مطابق صبح سویرے نیند سے بیدار ہوتے ہی پانی پینے کا عمل دیرینا اور پیچیدہ امراض کے علاوہ جدید بیماریوں کا موثر علاج ثابت ہوا ہے۔ چین اور جاپان میں چائے نوشی کا رواج تو ہے ہی تاہم وسطی ایشیائی ممالک میں بھی لوگ چائے یا قہوہ ہی سب سے زیادہ پیتے ہیں۔چینی جاپانی اور کورین کھانے کے دوران پانی یا کوئی دوسرا ٹھنڈا مشروب پینے کے بجائے چائے پیتے ہیں۔خاص طور سے سبز چائے یا قہوا ۔ کھانے کے ساتھ ٹھنڈا پانی یا دیگر مشروب پینے سے غذا میں شامل تیل گھی یا چرب اشیاء جمنے لگتی ہیں اور اس طرح ہاضمے کا نظام سُست رفتار ہوتے ہوتے خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یوں کیچڑ نماں یہ چکنی چیز معدے میں جا کر اس میں پائے جانے والے قدرتی ایسڈ کے ساتھ متصادم ہوتی ہے۔ آخر کار یہ چکنا مادہ انتڑیوں کی اندرونی حصے میں ایک جھلی سی بنا دیتا ہے جو رفتہ رفتہ سرطان کا سبب بنت سکتی ہے ۔اس لئے چینی اور جاپانی ماہرین کی طرح بہت سے دیگر ممالک کے طبی محققین کا ماننا ہے کہ کھانے کے بعد گرم پانی یا سوپ یا قہوہ پینا صحت کیلئے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

## طبی استعمال

پانی ایک ایسا عنصر ہے جو انسانی صحت و تن درستی کیلئے بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ ہمیشہ صاف وشفاف اور آلودگی سے پاک پانی پیا جانا چاہیے۔پانی کو ابال کر پینے سے کئی امراض سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔گرم مزاج افراد کو چاہیے کہ صبح نہار منہ ایک سے دو سے گلاس پانی پئیں، لیکن اس کے برعکس سرد مزاج (بلغمی) کے حاملین کو چاہیے کہ وہ صبح نہار منہ سرد پانی کی بجائے نیم گرم پانی میں ایک چمچہ شہد ملا کر استعمال کریں۔انھیں بلغم سے جڑے عوارض سے چھٹکارا نصیب ہو گا۔ کولیسٹرول، یورک ایسڈ اور امراضِ گردہ میں مبتلا مریضوں کو چاہیے کہ پانی کے سلسلہ میں اپنے معالج کے مشورہ کے بغیر کوئی بھی نسخہ استعمال نہ کریں۔وہ ایک گلاس پانی میں نصف چمچہ سونف پکا کر صبح نہار منہ پئیں۔ایسے افراد جو ہمیشہ لو بلڈ پریشر کا شکار رہتے ہیں۔ (باقی صفحہ 36 پر)

# اخبار مجالس

**(قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)**

## ریفریشر کورس و میٹنگز

**19/جون نظامت ضلع راولپنڈی و اسلام آباد** کے عہدیداران شعبہ ایثار کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مرکزی نمائندہ مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار نے سفارشات شوریٰ کے مطابق امور بیان کئے۔ حاضری 22 رہی۔

**21/جون نظامت ضلع گجرات** کے عہدیداران اصلاح وارشاد کا ریفریشر کورس منعقد کیا گیا جو مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح وارشاد نے کیا۔ 85 عہدیداران شامل ہوئے۔

**22/جون نظامت ضلع منڈی بہاؤالدین** کے اصلاح وارشاد عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب نے ضروری ہدایات دیں۔ حاضری 73 رہی۔

**23/جون میانوالی اور بھکر** کے اضلاع کے ضلعی عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب قائد صحت جسمانی نے جائزہ لے کر ہدایات دیں۔ کل حاضری 16 رہی۔

**27/جون نظامت ضلع جہلم** کے زیر اہتمام مجلس چپ بورڈ میں اصلاح وارشاد کے حوالے سے ریفریشر کورس کا انعقاد ہوا۔ جس میں چپ بورڈ اور کالا گوجراں کے انصار، سرائے عالمگیر اور دینہ منگلا کے زعماء اور ضلعی عاملہ کے ارکان نے شرکت کی۔ مربی صاحب انصاراللہ پاکستان نے عشرہ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں مفید تجاویز دیں۔ حاضری 28 رہی۔

**7/جولائی نظامت ضلع لیہ** کے زعماء کرام اور ضلعی ومقامی عاملہ کے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے شرکت کی اور جائزہ کے مطابق ضروری ہدایات دیں۔ 60 عہدیداران شامل ہوئے۔

**19/جون مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ** کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات مجلس انصاراللہ پاکستان کے بالائی ہال میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی قائمقام صدر محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب تھے۔ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح وارشاد نے دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ تعداد 200 رہی۔

**5/جولائی مجلس گلشن جامی کراچی** میں پانچ زعامتوں کی مجالس عاملہ کے ساتھ قائمقام صدر محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے میٹنگ کی اور ضروری ہدایات دیں۔ حاضری 51 رہی۔

**6/جولائی مجلس گلشن اقبال غربی کراچی** میں مکرم قائمقام صدر محترم نے عہدیداران کے ساتھ میٹنگ کی اور ضروری ہدایات دیں۔ حاضری 48 رہی۔

**7/جولائی بیت الرحمٰن کراچی** کے زعماء اعلیٰ ضلعی و مقامی عاملہ کے عہدیداران کے ساتھ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے اجلاس میں ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ حاضری 106 رہی۔

## شعبہ تعلیم

**23/جون نظامت ضلع لاہور** کے زیر انتظام دارالذکر میں مقالہ نویسی بعنوان "جماعت احمدیہ اور خدمت انسانیت" پر سیمینار ہوا مکرم قمر سلیمان احمد صاحب قائد تعلیم نے انصار کو اپنے کام کو بروقت کرنے کے متعلق ہدایات دیں۔ ضلع لاہور کے 68 مقالہ نویس کے علاوہ اوکاڑہ، ساہیوال اور قصور کے 7 انصار شامل ہوئے۔

## اصلاح و ارشاد

**23 تا 27/جون ضلع کراچی کی مجالس** کے دورہ کے دوران مکرم

شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح وارشاد نے 9 مقامات پر عہدیداران اصلاح وارشاد کے ساتھ میٹنگ کی۔دعوت الی اللہ کی اہمیت پر مختلف واقعات بیان کیے۔20 مجالس کے 338 انصار شامل ہوئے۔

## میڈیکل کیمپس و ایثار (خدمت خلق)

**دوران سال ضلع شیخوپورہ** کی مجلس بیت الناصر نے 5 من، ہاؤسنگ کالونی نے 12 من اور نظامت ضلع نے 6 من گندم مستحقین میں تقسیم کی۔ایک سلائی مشین بھی دی گئی۔

**ماہ مئی و جون میں نظامت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ** کی 32 مجالس نے 105 من گندم مستحقین کیلئے، 17 مجالس نے 22800 روپے نادار مریضوں کے علاج معالجہ کیلئے جبکہ 7900 روپے غرباء میں تقسیم کئے گئے۔

**ماہ جون میں نظامت ضلع اسلام آباد** کے زیر انتظام طاہر ہومیو پیتھک ڈسپنسری میں مکرم ڈاکٹر خالد ورک صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد تقی صاحب نے 52 مریضوں کا مفت علاج کیا ادویات دیں امداد مریضان میں مبلغ 80500 روپے کی مدد کی گئی۔

**ماہ جون میں مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ** کے زیر اہتمام 23 محلہ جات نے 33 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جس میں 42 ڈاکٹرز اور 15 ڈسپنسرز نے خدمات سرانجام دیں اور 2557 مریضوں کا علاج کیا گیا۔میڈیکل کیمپس کے علاوہ بھی 1364 مریضوں کا علاج کیا۔397 غرباء و مستحقین کی مبلغ 235805 روپے کی مالی مدد کی گئی۔

**ماہ جون میں مجلس ماڈل کالونی کراچی** نے 2 مقامات پر 4 میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جن میں 1541 مریضوں کو ادویات دی گئیں دوران ماہ بیت الثناء میں فرسٹ ایڈ ٹریننگ کلاس منعقد کی گئی جس میں 36 انصار شامل ہوئے۔فراہمی ملبوسات میں 24 عدد سوٹ دیئے گئے۔عطیہ چشم کے لئے 6 فارم پر کروائے گئے۔

**ماہ جون میں مجلس دارالذکر فیصل آباد** نے 27 مستحقین میں راشن تقسیم کیا،میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 36 مریضوں کو ادویات دی گئیں،امداد مستحقین 55730 روپے کی گئی۔

**ماہ جون میں نظامت ضلع میانوالی** نے مستحقین کے لئے 9 عدد نئے جوڑے کپڑے جمع کروائے۔13 مریضوں کا علاج کروایا دو طلباء کی کتب، اور ایک مریض کی آنکھوں کے آپریشن کے لئے اخراجات کئے اور ایک عدد نلکا لگوایا گیا۔

**ماہ جون مجلس محمود آباد کراچی** نے 12 جوڑے کپڑوں کے مستحقین کے لئے جمع کروائے۔

**ماہ جون مجلس لانڈھی کراچی** کے 3 ڈاکٹر صاحبان مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور مکرم ڈاکٹر رفیع سندھو صاحب نے 64 مریضوں کو چیک کر کے ادویات دیں،

**ماہ جون میں نظامت ضلع سیالکوٹ** نے 133 من گندم ضلع بھر میں مستحقین کو تقسیم کی گئی۔45 عدد نئی سلائی مشین مستحقین مستورات میں تقسیم کی گئیں۔نلکا فنڈ میں ضلع بھر سے 82400 روپے جمع کروائے گئے۔ایمبولینس کیلئے کل 1250000 روپے کی رقم جمع کروائی جا چکی ہے۔

**3/جون علاقہ راولپنڈی** کے مکرم محمد اکرم صاحب نائب ناظم ایثار، مکرم احمد لطیف فیضی صاحب اور مکرم رانا طارق صاحب نے گلگت کا 5 دن کا دورہ کیا۔جس میں چلاس جیل کا تفصیلی دورہ کیا اور 45800 روپے کے 20 پنکھے بطور عطیہ خرید کر IG جیل خانہ جات کو دیئے۔دوران ماہ 40 میڈیکل کیمپس لگائے گئے جس میں 3 ڈاکٹرز نے 202 مریضوں کا علاج کیا۔نیز 12 بیروزگاروں کو کام پر لگایا۔

**5/جون نظامت ضلع خیر پور** نے میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا۔جس میں 101 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔ضرورت مندوں کی مالی امداد اور دو من گندم دی گئی۔

**14/جون مجلس کریم نگر فیصل آباد** کے زیر اہتمام فری میڈیکل کیمپ کیا گیا جس میں مکرم ڈاکٹر امجد علی صاحب نے 71 مریضوں

کو چار چار دن کی ادویات دیں۔ دورانِ ماہ مجلس نے 25000 روپے سے اور 6 نئے جوڑوں سے مستحقین کی امداد کی۔ 2 مستحق گھرانوں میں ایک ماہ کا راشن پہنچایا گیا۔

**23/جون نظامت ضلع حافظ آباد** کے زیر اہتمام بمقام ہرراۓ سکھ ڈیرہ میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں 90 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب اور دو انصار نے خدمات سرانجام دیں۔

**23/جون مجلس رچنا ٹاؤن لاہور** نے بمقام باجوہ ٹاؤن میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جس میں مکرم ڈاکٹر مبشر احمد طاہر صاحب نے 104 مریضوں کو چیک کر کے ان کو ادویات دیں۔

**23/جون مجلس گلشن پارک لاہور** کے زیر اہتمام مسلم آباد اور مناواں میں میڈیکل کیمپ لگائے گئے جس میں 28 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ میڈیکل کیمپ کے علاوہ 83 مریضوں کا بھی علاج کیا گیا۔ سیدنا بلال فنڈ میں 1610 روپے اور امداد مریضان، بیوگان و یتامیٰ کی مد میں 11635 روپے جمع کروائے۔ مد نکا جات کے لئے مبلغ 2990 روپے کی رقم جمع کروائی۔

**28/جون مجلس دارالنور فیصل آباد** کے حلقہ گلستان کالونی اور حلقہ منصور آباد کے انصار نے 52 مستحقین کو بیس لائن میں کھانا تقسیم کیا۔

**ماہ جولائی مجلس مقامی ربوہ** نے 191 مردانہ اور 109 زنانہ و بچگانہ ان سلے سوٹ اپنے غریب بھائیوں اور بہنوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کے لئے مرکز میں جمع کروائے۔

## وقار عمل

**ماہ جون میں مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ** کے زیر اہتمام 32 محلہ جات نے 42 اجتماعی وقارِ عمل کیے جن میں 773 انصار شامل ہوئے۔ وقارِ عمل کے ذریعہ بیوت الذکر، راستوں، گلیوں، نالیوں اور خالی پلاٹس کی صفائی کی گئی۔

**ماہ جون مجلس محمود آباد کراچی** نے ضلع کی سطح پر منعقدہ اجتماعی وقار عمل بمقام مصطفیٰ پارک میں وقارِ عمل کیا جس میں 16 انصار 2 خدام اور 2 اطفال نے حصہ لیا۔

**9/جون مجلس گلشن جامی کراچی** نے ایک پبلک پلیس پر وقارِ عمل کیا۔ حاضری انصار 32، خدام 2، اطفال 3 رہی۔

**9/جون مجلس صدر کراچی** نے ایک گراؤنڈ میں وقارِ عمل کیا۔ جس میں 9 انصار، 1 خادم اور 3 اطفال نے حصہ لیا۔

**16/جون مجلس اورنگی ٹاؤن کراچی** نے بیت الحمد اورنگی نمبر ساڑھے 11 میں وقارِ عمل کیا۔ 11 انصار نے حصہ لیا۔

**23/جون مجلس گلشن پارک لاہور** کے زیر اہتمام گھروں کے سامنے وقارِ عمل کیا۔ جس میں 92 انصار 31 خدام اور 33 اطفال نے حصہ لیا۔

**30/جون نظامت ضلع لاہور** نے موضع جاہمن میں وقارِ عمل کا انعقاد کیا۔ جس میں بیت الذکر اور راستوں کی صفائی کی گئی۔ 36 انصار، 10 خدام اور 5 اطفال نے حصہ لیا۔

**30/جون نظامت ضلع کوئٹہ** نے اجتماعی وقارِ عمل کا انعقاد کیا۔ وقارِ عمل تین گھنٹے جاری رہا۔ کل 22 انصار نے حصہ لیا۔

## ذہانت و صحت جسمانی

**ماہ مئی میں مجلس دارالنور فیصل آباد** کے دو حلقہ جات میں صحت سے متعلق 3 لیکچر ہوئے جس میں 26 انصار شامل ہوئے۔

**2/جون مجلس عاملہ علاقہ لاہور** اور ضلع کے 8 انصار نے شالامار باغ میں سیر کی۔ مکرم ناظم صاحب ضلع لاہور نے تمام شرکاء کو اپنے مشاہدات قلم بند کرنے کی ہدایت کی۔

**9/جون مجلس ماڈل کالونی کراچی** نے میوزیکل چیئرز کا مقابلہ کروایا جس میں 20 انصار نے حصہ لیا۔ اس کے علاوہ اجتماعی سیر کا اہتمام بھی کیا گیا۔ 30 انصار، 2 خدام اور 3 اطفال نے حصہ لیا۔

**16/جون مجلس چپ بورڈ جہلم** کے زیر اہتمام بمقام جگو ہیڈ سرائے عالمگیر میں پکنک پارٹی کا انعقاد ہوا۔ حاضری 10 رہی۔

**23/جون نظامت ضلع جہلم** کے زیر اہتمام علی بیگ ہیڈ سرائے عالمگیر پر پکنک پارٹی کا انعقاد ہوا جس میں ضلعی عاملہ کے اراکین اور زعماء نے شرکت کی۔

**23/جون علاقہ راولپنڈی** کی عاملہ نے پکنک و کلو اجمیعا بمقام لیک ویو اسلام آباد میں منایا۔15 انصار عہدیداران کے علاوہ 6 بچوں نے شرکت کی۔

**27/جون نظامت ضلع حافظ آباد** نے ہیڈ ساگر میں پکنک منائی رسہ کشی کا مقابلہ ہوا نیز مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں مکرم مربی صاحب ضلع نے جوابات دیئے۔20 انصار شامل ہوئے۔

**29/جون نظامت ضلع اوکاڑہ** اور مکرم امیر صاحب نے عاملہ علاقہ لاہور، مجلس اوکاڑہ عاملہ، تمام ناظمین اضلاع، علاقہ لاہور کو سالانہ پکنک بمقام فارم ہاؤس (کرنل ظفر صاحب سابق ناظم ضلع اوکاڑہ) کیلئے مدعو کیا۔مرکز سے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب نے شرکت کی۔یہاں عہدیداران کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔جس میں مکرم ڈاکٹر صاحب اور مکرم قائد صاحب عمومی نے عمومی ہدایات دیں۔حاضری 165 رہی۔

**30/جون علاقہ ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازیخان** کے عہدیداران کی پکنک ہوئی۔کل 58 انصار شامل ہوئے۔

## صف دوم

**9/جون مجلس ماڈل کالونی کراچی** کے زیر اہتمام بیت الشفاء سے ملیر توسیعی کالونی تک 8 کلومیٹر کا سائیکل سفر ہوا جس میں 8 سائیکل سواروں نے حصہ لیا۔

**9/جون مجلس اورنگی ٹاؤن کراچی** نے ضلعی پروگرام کے تحت بیت الحفیظ سے بیت الحمد اورنگی ساڑھے گیارہ تک 10 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا گیا۔جس میں 11 انصار سائیکل سوار شامل ہوئے۔اس موقعہ پر مکرم زعیم صاحب اعلیٰ نے سائیکل سفر کی ضرورت اور اہمیت واضح کی اور اپنے سائیکل خریدنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

◆◆◆◆◆◆◆◆◆

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2013ء)

# خطبہ جمعہ کے اوقات

## حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے MTA پر خطبہ جمعہ نشر ہونے کے اوقات کا چارٹ

- **براہ راست:** بروز جمعہ 5 بجے شام (یکم اپریل تا 30/ستمبر) 6 بجے شام (یکم اکتوبر تا 30/مارچ)
- **نشر مکرر:** (نوٹ: اوقات میں 15 سے 20 منٹ کی کمی بیشی ہوسکتی ہے)

| جمعہ | ہفتہ | اتوار | سوموار | منگل | بدھ | جمعرات |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 9:20 PM | 2:00 AM | 4:00 AM | 3:00 AM | 4:00 PM | 12:30 AM | 7:00 PM |
| - | 7:10 AM | 7:30 AM | 8:35 AM | - | - | - |
| - | 3:35 PM | 6:05 PM | - | - | - | - |

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان)

# دعاؤں کی خصوصی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو نفلی روزہ کی تحریک اور دُعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے 7/اکتوبر 2011ء کو فرمایا:۔

''......اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 11/اکتوبر 2011ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مؤرخہ 8 مارچ 2013ء میں احباب جماعت کو درج ذیل دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

☆'' رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار'' (البقرہ:202)

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

☆'' رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَاطَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ. اے ہمارے رب! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے اور اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ان کے گناہوں کے نتیجہ میں تو نے ڈالا اور اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا والی ہے پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

☆''رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي'' کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے ہماری مدد فرمائے اور ہم پر رحم فرمائے۔

فرمایا: ''یہ دعا بھی آج کل بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ مجھے بھی اس دعا کی طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے۔''

''پاکستان کے احمدیوں کو میں خاص طور پر کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیتے ہوئے اس طرف خاص توجہ دیں۔ اپنی نمازوں میں ان دعاؤں کو خاص جگہ دیں اور ہر احمدی دعاؤں کی وہ روح اپنے اندر پیدا کرے۔''

حضور انور نے 15/مارچ 2013ء کے خطبہ جمعہ میں آج کل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیت الدعا میں لکھی ہوئی یہ دعا پڑھنے کی بھی تحریک فرمائی۔

☆يَا ربِّ فَاسْمَعْ دُعَائِيْ وَمَزِّقْ اَعْدائَكَ وأَعْدائِي وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وأَرِنَا اَيَّامَكَ وَشَهِّرْلَنَا حُسَامَكَ وَلَاتَذَرْمِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيراً.

یعنی اے میرے ربّ! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی [illegible] ارسونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

نیز فرمایا: پہلے بھی کچھ عرصہ ہوا جماعت کو اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہوئے اجتماعی رنگ میں اس کے آگے جھک جائیں تو تھوڑے عرصہ میں انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب آ سکتا ہے۔

(قیادت تربیت انصار اللہ پاکستان)

Monthly
# ANSARULLAH
Regd #: FR - 8
ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org
**Ph.:** 047-6212892
**Fax:** 047-6214631
**Cell:** 0336-7700250
September 2013 Shawal 1434 Tabook 1392
**Editor:** Ahmad Tahir Mirza

# احکام القرآن اور مومنوں سے توقعات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ ہمیں جس قسم کا انسان اور مومن بنانا چاہتا ہے اُس کیلئے اُس نے قرآنِ کریم میں سینکڑوں کی تعداد میں احکامات دیئے ہیں اور اس زمانے میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے۔ قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے پر آپ کے ذریعہ سے زور دلوایا ہے۔...... قرآنِ کریم میں سینکڑوں احکامات ہیں جن کی تلاش کر کے ہمیں اُن کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی ضرورت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ممکن ہو سکتا ہے......اس وقت میں......دو باتوں کا ذکر کروں گا جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ کیونکہ یہ باتیں ہمارے آپس کے تعلقات اور معاشرے کے امن کیلئے ضروری ہیں۔ اور ان کا جو اصل فائدہ ہے، وہ تو ہے ہی کہ جس طرح باقی احکامات پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے، اُسی طرح ان باتوں پر بھی عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا۔

اُن میں سے پہلی بات تو عاجزی اور انکساری ہے۔ یہ بہت سے مسائل کا حل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی، اُن بندوں کی جو کہ حقیقی مسلمان ہیں، اُن بندوں کی جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں، اُن بندوں کی جو خدائے رحمٰن کے فضلوں اور رحم کی تلاش کرنے والے ہیں، جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں اُن میں سے ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے۔ فرمایا **وَعِبَادُالرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا** (الفرقان:64) اور رحمٰن کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور پھر فرماتا ہے۔

**وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحاً. اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ** (لقمان:19)

اللہ تعالیٰ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا اور جب خدا تعالیٰ کا پیار نہ ملے تو انسان کی کوئی نیکی قابلِ قبول نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال نہیں ہوتی۔ پس کون انسان ہے کہ جو ایک طرف تو خدا تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ کرے، اپنے مومن ہونے کا دعویٰ کرے اور دوسری طرف یہ کہے کہ مجھے خدا تعالیٰ کی محبت کی پرواہ نہیں۔ یقیناً کوئی عقلمند انسان، خرد والا انسان اور (مومن) یہ بات نہیں کر سکتا۔ لیکن عملاً ہم دیکھتے ہیں اور روزمرّہ معاملات میں بہت سے مسائل کی وجہ، بہت سے جھگڑوں کی بنیاد یہ تکبر ہی ہے۔ جس میں تکبر نہیں اور تکبر کی وجہ سے جھوٹی اَنا نہیں اُس کے معاملات بھی کبھی نہیں اُلجھتے۔ یہ تکبر ہے جو ضِد کی طرف لے جاتا ہے۔ اور اَنا اور ضد پھر معاملات کو سلجھانے کی بجائے طُول دینا شروع کر دیتے ہیں، الجھانا شروع کر دیتے ہیں......۔ پس اگر انسان کو خدا تعالیٰ کی محبت کی ضرورت ہے،......اور جب میں (مومن) کہتا ہوں تو سب سے پہلے ہم احمدی (۔) اس کے مخاطب ہیں، تو پھر ان باتوں سے بچنا ہوگا۔‘‘

(خطبہ جمعہ 19 جولائی 2013ء بمقام بیت الفتوح، لندن بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 09 تا 15 اگست 2013ء)